جلد ۳۴ | ۹ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش | ۵ صفر ۱۳۶۵ھ | ۹ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۸

مدینۃ المسیح

لاہور ۸ ماہ صلح - آج آٹھ بجکر تین منٹ شب کو لاہور سے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بذریعہ فون حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع دی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ رات کو نیند اچھی آگئی۔ کل ڈاکٹر ڈگ صاحب نے معائنہ کیا۔ اور بتلایا کہ جسم کے طبی معائنہ سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی خاص بیماری نہیں سوائے جوڑوں کی تکلیف کے۔ ان کے نزدیک خراب دانتوں کا نکلوانا ضروری ہے۔ ایسا ہی ڈاکٹر ہرکشن لال صاحب کھیڑا نے بواسیر کی شکایت کے پیش نظر معائنہ کیا۔ اور بتلایا۔ کہ کوئی خاص تکلیف نہیں ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

جناب ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو آج ہی حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر لاہور تشریف لے گئے۔ ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں ان کا اپریشن ہوگا۔ احباب حضرت مفتی صاحب کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔

قادیان ۸ ماہ صلح - حضرت اُمّ المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سکھوں کے ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے سکھ اصحاب کی دعوت پر نابھہ بھیجے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زکوٰۃ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

(۱) "عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے" (کشتی نوح)

(۲) "والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون۔ یعنی مومن وہ ہیں جو اپنے نفس کو بخل سے پاک کر کے اپنے عزیز مال خدا کی راہ میں دیتے ہیں۔ اور اس فعل کو اپنی مرضی سے اختیار کرتے ہیں۔ . . . . یہ حالت جو بخل سے پاک ہونے کے لئے اپنا خدا کی راہ میں خرچ کرنا۔ اور اپنی محنت سے حاصل کردہ سرمایہ محض للہ دوسرے کو دینا بہ نسبت اس حالت کے جو محض لغو باتوں اور لغو کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔ ایک ترقی یافتہ حالت ہے۔ اور اس میں صریح اور بدیہی طور پر بخل کی پلیدی سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اور خدائے رحیم سے تعلق بڑھتا ہے کیونکہ اپنے مال عزیز کو خدا کے لئے چھوڑنا بہ نسبت لغو باتوں کے چھوڑنے کے زیادہ تر نفس پر بھاری ہے۔ اس لئے اس زیادہ تکلیف اٹھانے کے کام سے خدا سے تعلق بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور بباعث ایک مشقت کا کام بجالانے کے ایمانی شدت اور صلابت بھی زیادہ ہوتی ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(۳) "جو زیور استعمال میں آتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی پہنا جائے۔ اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جائے۔ اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے۔ بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے۔ کہ اس کی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے۔ اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے۔ اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں جو زیور روپے کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ پر کسی کو اختلاف نہیں" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۰۵)

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کی

۹ احمدی مجاہدین کا قافلہ پورٹ سعید سے روانہ ہوگیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مکرم ملک عطاء الرحمن صاحب امیر قافلہ مجاہدین نے جو انگلستان جا رہے ہیں۔ پورٹ سعید سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ:۔

۳ جنوری کو پورٹ سعید سے روانہ ہو رہے ہیں۔ خیریت سے منزل مقصود کو پہنچنے کی دعا فرمائی جائے۔

احباب جماعت اپنے مجاہد بھائیوں کی خیر و عافیت کے لئے دعا کریں۔

دین کی خاطر زندگیاں وقف کرنیکا مطالبہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "ہمیں ضرورت ہے گریجوایٹ اور مولوی فاضلوں کی جو اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں ایک دو سال میں ضروری تعلیم دے کر مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے بھیجا جائے۔ یا ہندوستان میں تبلیغ کے لئے یا سلسلہ کے اداروں میں ان کو کام پر لگایا جائے"۔

پھر حضور دعا فرماتے ہیں "اللہ تعالےٰ آسمان سے اپنے فرشتوں کو نازل فرمائے۔ جو جماعت کے نوجوانوں کے دلوں میں دین کی ایسی محبت اور ایسا اخلاص پیدا فرمائے۔ کہ وہ پروانوں کی طرح آگے بڑھ بڑھ کر اپنی جانیں دین کی خدمت کے لئے پیش کریں"۔

اے شمع محمدی کے پروانو! اب جانی قربانی کرنے کا وقت آگیا ہے۔ آگے بڑھو اور اپنی زندگیاں دین کی خاطر وقف کرو۔

(انچارج تحریک جدید)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

قادیان ۸ ماہ صلح حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت بے حد علیل ہے۔ غدہ قدامیہ کی سوزش بہت بڑھ گئی ہے۔ چند دن سے خون آرہا ہے۔ رات آدھ سیر کے قریب خون خارج ہوا۔ مثانہ میں زخم ہوگئے ہیں۔ پیشاب کا ایک قطرہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ تو سوزش شروع ہوجاتی ہے۔ رات بھر پانچ پانچ دس دس منٹ کے وقفہ سے سوزش کے تکلیف دہ دورے ہوتے رہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے علاج کے لئے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کو ارشاد فرمایا۔ اور حضرت میر صاحب نے پنسلین کے ٹیکے تجویز فرمائے۔ عاجز رات کو تین تین گھنٹہ کے بعد پنسلین کے انجکشن کرتا رہا۔ حکیم فیاض احمد صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور ڈاکٹر محمد الدین صاحب علاج کے مشوروں میں شریک رہے۔

لاہور سے کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو موصول ہوا کہ مفتی صاحب کے لئے سرگنگا رام ہسپتال میں علاج کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ ان کو بھیجدیا جائے۔ آج حضرت مفتی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی موٹر میں لاہور تشریف لے گئے۔ روانہ ہوتے وقت فرمایا۔ کہ پنسلین کے ٹیکوں کے بعد طبیعت کچھ سنبھل گئی ہے۔ مگر پیشاب قاثاطیر سے نکالنا پڑتا ہے۔ جس میں خون ملا ہوتا ہے۔

سفر میں صاحبزادہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور حکیم فیاض احمد صاحب ساتھ گئے ہیں۔ ڈیڑھ بجے دو پہر بعض اصحاب نے حضرت مفتی صاحب کو دعاؤں کے ساتھ روانہ کیا۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

عبدالوہاب عمر

تلاش میرے دو بچے بعمر ۱۶ و ۱۷ سال ۵ جنوری کی شام سے گم ہیں۔ اگر کسی دوست کے ہاں ٹھہرے ہوں یا ان کو کسی کو علم ہو تو انہیں اپنے پاس ٹھہرا کر بذریعہ تار خاکسار کو اطلاع دی جائے انکی والدہ بہت بے چین ہے۔ یا فون ۳۳ پر اطلاع کردیں۔ خاکسار عبدالاعلیٰ ٹیچر مدرسہ احمدیہ قادیان

کیا آپ نے بارھویں سال کا وعدہ لکھوا دیا؟

کیا آپ نے دفتر دوم کا ایک مجاہد کھڑا کر لیا؟

تحریک جدید کے دفتر اول کی وہ فوج جو بارھویں سال کے جہاد میں شامل ہو رہی ہے۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد مبارک یہ ہے کہ "**میں جماعت کے مخلصین سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اخلاص کا اعلےٰ سے اعلےٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے بارھویں سال میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر وعدے لکھوائیں**"۔

ہر وہ شخص جو بارھویں سال کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر چکا ہے۔ وہ تقویٰ کے ساتھ غور کر کے خود فیصلہ کرے کہ آیا اس کا وعدہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اس کی اپنی مالی حیثیت و توفیق سے بڑھ کر ہے؟ اگر بڑھ کر ہے۔ تو مبارک ہو۔ لیکن اگر کمی ہے ہو۔ تو اسے چاہئیے کہ اب اپنے وعدے میں اضافہ کر کے اس کمی کا ازالہ کرے۔

اس کے علاوہ دفتر اول کے ہر مجاہد کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

"دفتر اول کو چاہئیے کہ جہاں انہوں نے انیس سال تک قربانی کرنے میں حصہ لیا ہے۔ وہاں اس رنگ میں بھی وہ دائمی ثواب حاصل کریں۔ کہ **دفتر اول کا ہر مجاہد یہ کوشش کرے۔ کہ دفتر دوم میں حصہ لینے والا ایک مجاہد کھڑا کرے**"۔

کیا آپ دفتر دوم کا ایک مجاہد دے چکے ہیں؟۔ آپ کو یاد ہے کہ دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک رعایت اور آسانی بھی کر دی ہے۔ وہ یہ کہ اگر کوئی احمدی ایسا ہے کہ وہ ایک ماہ کی پوری آمد بحیثیت دفتر دوم کے سال دوم میں شامل ہونے کی توفیق نہیں رکھتا۔ تو وہ اب نصف یا تین چوتھائی دے کر شامل ہو سکتا ہے۔ یعنی تینوں طرح چندہ دیا جا سکتا ہے۔ (۱) پورے مہینے کی تنخواہ۔ (۲) اگر پورے مہینے کی تنخواہ نہ دے سکتا ہو۔ تو وہ اپنی تنخواہ کا پچھتر فی صدی دیکر بھی شامل ہو سکتا ہے۔ (۳) اگر پچھتر فی صدی حصہ بھی نہ دے سکتا ہو۔ تو پچاس فی صدی دیکر بھی شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن بہرحال ضروری ہوگا۔ کہ انیس سال تک متواتر قربانی کی جائے۔ اور کچھ نہ کچھ پہلے کی نسبت چندے کو بڑھایا جائے۔

اب چونکہ بہت سے لوگ فوج سے واپس آچکے ہیں۔ اور ان کی تنخواہیں پہلے سے کم ہوگئی ہیں۔ اس لئے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارا یہ قاعدہ اُسی سال کی تنخواہ کے حساب سے ہوگا۔ خواہ اسے تھوڑی ملتی ہو۔ یا بہت۔ مثلاً ایک شخص کو فوج میں اڑھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملا کرتی تھی۔ لیکن اب اسے پچاس روپیہ ملتی ہے۔ تو اب اس کا چندہ پچاس روپیہ ہو جائیگا۔ ہاں اس کا فرض ہوگا۔ کہ ہر سال کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا چلا جائے۔

پس اے دفتر اول کے مجاہد۔ غور کر کہ کیا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں تو نے دفتر دوم کے سال دوم میں ایک نیا مجاہد کھڑا کر لیا۔ ورنہ اپنے وعدے کے بعد اس جدوجہد میں مصروف ہو کر دائمی ثواب حاصل کر۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پہلا تبلیغی ٹریکٹ

مجلس انصار اللہ نے تبلیغی ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ پہلا ٹریکٹ سالانہ جلسہ ۱۹۴۵ء کے موقعہ پر "قرآن مجید میں مسیح موعودؑ کا ذکر" کے عنوان سے شائع ہوگیا ہے۔ کئی جماعتوں کے احباب جلسہ پر لے گئے ہیں۔ لیکن ابھی متعدد جماعتوں کو یہ ٹریکٹ ارسال نہیں کیا گیا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر مجلس کے زعیم صاحب یا مہتمم صاحب تبلیغ فوراً مطلوبہ تعداد میں ٹریکٹ طلب فرمائیں بیس ٹریکٹوں کے لئے چھ پیسے کے ٹکٹ برائے خرچ ڈاک بھیجے جائیں۔ نیز مطلع فرمائیں۔ کہ آئندہ ہر اشاعت پر کس قدر تعداد میں ٹریکٹ ان کو بھجوائے جائیں۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری نائب قائد تبلیغ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کی ایک اور تقریر

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت اور ضرورت

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد تحریک جدید کی تقریر

(۲)

یہ تقریر جو ۲۷ر دسمبر کے پہلے اجلاس میں کی گئی۔ ذیل میں اس کا دوسرا حصہ درج کیا جاتا ہے :۔

سرمایہ دار اور مزدور کی منافرت کا علاج

حضرات! مغربی تہذیب کی لعنتوں میں سے ایک بدترین لعنت سرمایہ دار اور مزدور کی جنگ ہے۔ اس دجالی تمدن نے انسانیت کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک طرف سرمایہ دار ہے۔ اور دوسری طرف مزدور۔ اور ان کے درمیان منافرت کی وسیع خلیج۔ سرمایہ دار مزدور کی زیادہ سے زیادہ محنت و مشقت کا طالب ہے۔ اور کم سے کم مزدوری دینے کا روادار اور مزدور کو اپنی مزدوری سے کام ہے۔ اور سرمایہ دار سے نفرت۔ نتیجہ کیا ہے؟ لیبر یونینز (مزدوروں کی انجمنیں) دوسرے مفید اور فلاحی کام کرنے کی بجائے سٹرائکوں اور ہڑتالوں کی منظم تحریکیں کرتی رہتی ہیں۔ بڑے بڑے کارخانے بند ہو جاتے ہیں تجارت کو خطرناک دھکا لگتا ہے۔ اور قوم کی ساکھ گرنی شروع ہو جاتی ہے۔ ابھی حال ہی کی انگلینڈ کی بندرگاہوں کے مزدوروں کی ہڑتال میں ملک کو اغذیہ کی مناسب مقدار پہونچنی بھی مشکل ہو گئی تھی۔ کمیونزم اگر اس کے مقابلہ میں مزدور کو کچھ دلاتا ہے۔ تو اسے انسان بن کر نہیں رہنے دیتا۔ بلکہ اسے ایک بہت بڑی مشینری یعنی حکومت کا بے حس کل پرزہ بنا دیتا ہے۔

اسلام نے ان تمام نقائص اور سرمایہ دار اور مزدور کی اس جنگ کا زکوٰۃ کے ذریعہ نہایت لطیف اور نہایت مکمل علاج کیا ہے اس بات کے سمجھنے کے لئے یہ امر ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ کہ زکوٰۃ کا ٹیکس آمد پر نہیں بلکہ جائداد پر ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جہاں ایک کارخانہ دار سے مزدور اپنے کام اور اپنی محنت کے بدلے میں براہ راست تنخواہیں اور مزدوری لے رہے ہوں گے۔ وہاں اس "صاحب نصاب" مالک کی جائداد میں وہ زکوٰۃ کے ذریعہ سے بالواسطہ بھی حصہ دار ہوں گے یقینی امر ہے۔ کہ اس علم کے بعد کہ وہ مالک کی جائداد میں حصہ دار ہیں۔ وہ یہ بھی احساس کرینگے۔ کہ وہ جتنا عمدہ کام کرینگے۔ اور اپنی صلاحیتوں کو جتنی اچھی طرح کام پر لگائیں گے۔ اتنے ہی شاندار اور خوشکن نتائج پیدا ہونگے۔ جو دونوں کی خوشحالی کا موجب ہوں گے۔ پس اس ذہنیت کے ماتحت مزدور مالک کا ہمدرد ہو گا۔ نہ کہ اس سے نفرت کرنے والا۔ مالک مزدور کو اپنا حصہ دار سمجھے گا۔ نہ کہ ایسا غلام جس کی استعدادیں روپے کے ذریعہ خریدی گئی ہوں۔ سرمایہ دار اور غریب کے اختلافات کی خلیج پاٹ دی جائے گی۔ اور دونوں شانہ بشانہ اور دوش بدوش قوم اور ملک کے لئے مفید اور دوررس نتائج والی خدمات سرانجام دینگے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم (حشر ع ۱) کہ تا اموال صرف دولتمندوں میں چکر نہ لگاتے رہیں۔ بلکہ فقراء کو بھی ان میں سے بطور حق کے حصہ ملتا رہے۔

زکوٰۃ کے ٹیکس سے دولت مند کو فائدہ

لازمی بات ہے۔ کہ جب دولت مند اور غریب میں یہ اشتراک عمل پیدا ہو گا۔ تو قوم اور ملک کی صنعت و تجارت زیادہ ترقی کریگی اور زکوٰۃ کے ٹیکس سے بجائے دولت مند کو خسارہ یا نقصان پہونچنے کے فائدہ اور نفع پہونچے گا۔ اس کے اموال میں بھی ترقی ہو گی۔ اور افراد بھی مستفید ہوں گے۔ اسی لئے زکوٰۃ دینے والوں کے متعلق اولٰئک ھم المضعفون فرمایا۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ آتا ہے۔ وما انفقتم من شیءٍ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین (سباء) کہ جو کچھ بھی تم خدا کی راہ اور اس کے بتائے ہوئے مقامات پر خرچ کرتے ہو۔ تو اس سے تمہیں کوئی خسارہ نہ پہونچیگا کیونکہ وہ مالک الملک اس کی بجائے نہ صرف اور دے گا۔ بلکہ خیر الرازقین ہونے کی بناء پر اس سے بہتر عطا کریگا۔ اس لئے اس سودے میں نفع ہی نفع ہو گا پس اسلام نے زکوٰۃ کے ذریعے سے امیر و غریب۔ سرمایہ دار اور مزدور۔ اغنیاء اور فقراء کی منافرت کو مٹایا ہے۔ مگر کسی ایک طبقے کو نقصان پہنچا کر اور اس سے مالا یطاق اور ناجائز قربانی کرا کر نہیں۔ بلکہ دونوں کو یکساں فائدہ پہنچا کر۔ یہ خوبی اسلام کے باہر کسی اور نظام میں ہمیں نظر نہیں آتی۔

مسابقت کی رُوح کا قیام

احباب! ارتقاء کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جسے مذہب اور سائنس دونوں تسلیم کرتے ہیں۔ انسان کی قوتیں اور استعدادیں ترقی کرتی رہتی ہیں۔ اور اس ارتقاء کی بنیاد یہ ہے۔ کہ مقابلے کی روح ہمیشہ جاری رہے۔ اور افراد اور قومیں مسابقت کی مسلسل اور پیہم کوشش میں لگی رہیں۔ ہر وہ نظام جو مسابقت کی رُوح کو اس کی تمام خوبیوں کے ساتھ قائم رکھتا ہے۔ وہ دنیا اور بنی نوع انسان کے لئے مفید ہے۔ اور ہر وہ نظام جو اس رُوح کو مٹاتا ہے وہ انسانوں کے لئے مضر! دنیا کا ہر وہ نظام جو اشتراکی بنیادوں پر قائم ہے مسابقت کی سچی رُوح کو سلب کرتا۔ اور مٹا دیتا ہے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ایک انسان اپنی محنت کے پھل کی امید کے بغیر اپنی کوششوں کو مقابلے کی رُوح کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھ سکے۔ سوشلزم میں کام کرنے والا جانتا ہے۔ کہ آگے نکل جانے کی صورت میں بھی اس کی کوششوں کو امتیاز نہ بخشا جائیگا اور اس کی سعی مثمر نہ ہو گی۔

پس مسابقت کی رُوح کا قیام سوشلزم اور کمیونزم میں محال ہے۔ باقی رہا۔ کیپٹلزم اور اس کی بنیادوں پر قائم ہونے والے نظام۔ سو ان میں بھی حقیقی مسابقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ جب روپیہ جو کہ مسابقت کا ایک ضروری ذریعہ ہے۔ قوم کے بہت بڑے حصہ یعنی فقراؔء و غرباء کے پاس نہ ہو گا۔ تو مسابقت کا سوال ہی پیدا نہ ہو سکے گا۔ پس یہ دونوں قسم کے نظام ناقص ہیں۔ ان کے مقابلے میں اسلام نے زکوٰۃ کے ذریعہ ان تمام نقائص کو دُور کر دیا ہے۔ جہاں ہر ایک انسان جو اپنی محنت اور صلاحیتوں اور ذرائع کی وسعت اور کشائش کے ذریعہ آگے نکل جانے پر محنت کا پھل بھی لے سکے گا۔ اور فقراء زکوٰۃ کے ذریعہ سے روپیہ حاصل کر کے اس مقابلے میں شامل بھی ہو سکیں گے۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ رُوحِ مسابقت بدرجۂ کمال کام کریگی۔ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کو اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات اور مقامات کے حصول کا ہمیشہ موقعہ ہو گا۔ اور تمام ذہنی استعدادیں بروئے کار آئیں گی۔ قوم کا ہر حصّہ فعال ہو گا۔ ناقص اور بیکار اور بے حرکت حصّے قوم کے لئے لعنت اور بار نہ بنیں گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ تمام بنی نوع انسان کی ضروریات بلا تکلف اور بلا دقّت پُوری ہوتی رہیں گی۔ ساری قوم کے سرگرم عمل ہونے کی صورت میں نتائج بدرجہا زیادہ شاندار اور وسیع ہوں گے۔

زکوٰۃ کا ٹیکس کسی کو مفلس نہیں بناتا

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس امر کے باوجود کہ زکوٰۃ کا ٹیکس ایک بھاری ٹیکس ہے۔ اور بعض دفعہ تقریباً ... فی صدی تک بھی پہونچتا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی ادائیگی سے کوئی شخص مفلس اور دیوالیہ نہیں ہو سکتا۔ اوّل تو یہی بات قابلِ غور ہے۔ کہ زکوٰۃ کے لئے ایک نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ جس شخص کے پاس اس نصاب سے کم مال ہو۔

مثلاً اس کے پاس دو سو درہم سے کم کی چاندی ہو۔ یا ۲۰ دینار سے کم سونا ہو۔ یا ۲۲ من سے کم غلہ ہو۔ یا چالیس بھیڑ بکریوں سے یا تیس گائے بھینسوں سے کم ہوں۔ اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اس لئے غرباء تو پہلے ہی اس ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ باقی رہے امراء سو وہ بھی بالکل دیوالیہ نہیں ہو سکتے۔ اگر کسی منفی وجہ سے ان کا مال نہ بھی بڑھے تو نصاب کی حد تک آ کر ان سے زکوٰۃ کی وصولی رک جائیگی۔ اس لئے وہ محض اس بناء پر فقیر نہ ہو جائینگے کہ انہیں ایک گراں ٹیکس غرباء کے لئے دینا پڑتا ہے۔ موجودہ حکومتوں اور مادی نظاموں کی اس کے مقابل پر کیا طریق ہے۔ اپنی گورنمنٹ کو ہی دیکھئے۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ بعض دفعہ ایک کسان کے کھیتوں میں ایک دانہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر وہ سودخوار ساہوکار سے قرض لے کر زمین کا مالیہ دینے پر مجبور ہوتا ہے۔ بسا اوقات اس کے فاقہ کش بچے گھر میں ایک روٹی کے لئے ترس رہے ہوتے ہیں۔ مگر غریب کاشتکار لگان کی ادائیگی کے لئے مارا مارا پھرتا ہے۔ اور چند گز زمین بھی اس ٹیکس کی ادائیگی سے آزاد نہیں ہوتی۔ نتیجۃً وہ سود کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ اور ایسے سینکڑوں واقعات سننے میں آتے ہیں۔ کہ اس چکر میں پھنس کر اس کا مال و متاع۔ مکان مویشی سب دیکھتے دیکھتے غیروں کے قبضہ میں چلے گئے۔ اس بھیانک اور مہیب نقشہ کے بالمقابل زکوٰۃ کا ٹیکس اول تو زمین پر ہے ہی نہیں بلکہ پیداوار پر ہے۔ پھر ابتدائی حصہ کو کلیتہً نصاب سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ پھر یہ بھی نہیں کہ بہترین پیداوار تو حکومت زکوٰۃ میں وصول کرے اور ردّی حصہ اس کے پاس رہنے دے۔ بلکہ اسلامی تعلیم کی رو سے زکوٰۃ کے لئے درمیانی قسم کا مال ہی لیا جائیگا۔ پس زکوٰۃ دینے والا اس ٹیکس کی ادائیگی سے نہ کبھی تنگ آ سکے گا۔ نہ ہی دیوالیہ اور تلاش معاش ہوگا۔ نہ ہی اس کے متعلق جان لیوا نہ ہوگا نہ کہ میرے بچے کس طرح گزارہ کریں گے۔

زکوٰۃ دہندہ کا تحفظ

زکوٰۃ دہندہ کا صرف اتنا تحفظ ہی نہیں جو اسلام نے کیا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کی ادائیگی میں ہر قسم کی بیگار سے جس کا نقشہ آجکل ہمیں نظر آتا رہتا ہے۔ اسے بچایا گیا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:۔ لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتھم الا فی دیارھم۔ (مسند ابن داؤد)

پس اس حدیث کے ماتحت زکوٰۃ کا وصول کرنے والا افسر لوگوں کو تنگ کرنے کے لئے ایک جگہ بیٹھا نہ رہے گا۔ اور یہ نہ ہوگا۔ کہ وہ لوگوں کو حکم دے کہ وہ اپنے مالوں کو لے کر اس کے پاس پہنچیں۔ نہ ہی زکوٰۃ دینے والوں کے لئے یہ امر پسندیدہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے اموال لے کر اس غرض کے لئے دور تر مقامات میں چلے جائیں کہ محصّل کو تکلیف ہو۔ آجکل ہمیں آئے دن یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ کہ ضلع کے ایک معمولی افسر کے لئے بھی غریب کاشتکاروں کو بسا اوقات پچاس پچاس میل کا بلا وجہ معقول سفر کرنا پڑتا اور ناحق صعوبت اٹھانی پڑتی ہے۔ اسلام نے زکوٰۃ دینے والے کو اس بیگار سے محفوظ کر کے اس کو اس کا جائز حق دلایا ہے۔ پھر قرآن کریم میں جہاں مساکین اور فقراء کو صدقات دینے کا حکم ہے۔ وہاں جا بجا ذوی القربیٰ کا لفظ بھی آیا ہے۔ جس میں یہ ایک لطیف اور واضح اشارہ ہے کہ زکوٰۃ کے اموال کے ایک حصہ کو اس قریہ یا شہر میں خرچ کیا جائے جہاں سے وہ جمع کئے گئے ہیں۔ اس طرح ہر قریہ اور ہر مقام کو اپنا مناسب حق ملے گا۔ اور شہر کی عام اقتصادی اور تمدنی حالت بھی ترقی کر سکے گی۔ پس اس طرح زکوٰۃ دینے والے کے اپنے وجود کو بھی بے جا تکلیف سے بچایا گیا ہے۔ اور جس مقام میں وہ بستا ہے۔ اس کی فلاح و بہبود بھی اس کے اموال سے ہو سکیگی۔ گویا زکوٰۃ دینے والے اور اس کے ماحول دونوں کا مناسب تحفظ اسلام میں کیا گیا ہے۔

غرباء کی عزت نفس کا لحاظ

یہ ایک متفق علیہ حدیث ہے۔ کہ ان اللہ افترض علیھم صدقۃ تؤخذ من اغنیائھم وتردّ علیٰ فقرائھم۔

اس حدیث میں تؤخذ اور تُردّ کے صیغے مجہول لائے گئے ہیں کہ زکوٰۃ کی تحصیل اور مصرف دونوں کا انتظام زکوٰۃ دینے والے کے ہاتھ میں نہیں بلکہ حکومت کے ہاتھوں میں دیا گیا ہے۔ پس جب یہ انتظام حکومت کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اور اغنیاء پر اس کی ادائیگی فرض! تو غرباء زکوٰۃ کو بطور حق حاصل کریںگے۔ اور ان کی عزت نفس مجروح نہ ہوگی۔ ان کا وقار قائم رہیگا۔ ان کی گردنیں اس بار سے خم نہ رہیں گی کہ وہ فلاں دولتمند کے مرہون منت ہیں۔ وہ اپنے آپ کو درماندہ اور بے کس اور سوسائٹی کا نچلا طبقہ اور لعنت محسوس نہ کریںگے۔ بلکہ وہ عزت نفس۔ اور وقار اور اعلیٰ جذبات کے ساتھ بغیر کسی شرمساری یا ذلت کے زندگی بسر کریںگے۔ نہ قوم کے لطیف جذبات کچلے جائیںگے۔ نہ پامال ہوںگے۔ اور زکوٰۃ کا فائدہ [illegible] کے مضبوط ہاتھوں میں پورا فائدہ دے سکیگا۔

تطہیر و تزکیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا ہے۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھّرھم وتزکیھم بھا۔ اس آیۃ میں صدقات وزکوٰۃ کو مومنوں کی تطہیر و تزکیہ کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس میں تطہیر کا لفظ تمام نقائص اور کمزوریوں اور برائیوں سے پاکیزگی پر دلالت کرتا ہے۔ تو دوسری طرف تزکیہ کا لفظ ہے۔ جو بڑھنے اور بڑھانے کے معنی میں آتا ہے۔ گویا صدقات وزکوٰۃ سے اگر ایک طرف قوم اور قوم کے جملہ افراد کے نقائص دور ہو سکتے ہیں۔ تو دوسری طرف تمام خوبیاں اور اچھے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ گویا صدقات کے ذریعے سلب شر کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اور کسب خیر کا بھی۔

تطہیر اموال

تطہیر کئی طرح سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً اموال کی تطہیر ہے۔ زکوٰۃ سے اموال پاک ہو جاتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"زکوٰۃ کے فوائد میں سے ایک اور عظیم الشان فائدہ ہے جس سے صوفیانہ مذاق کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان جب مال کماتا ہے۔ تو خواہ وہ کتنی ہی کوشش کرے کہ حرام مال اس کے مال میں شامل نہ ہو۔ لیکن یہ بات بالکل ناممکن ہے۔ کہ غلطی سے ناجائز مال اس کے مال میں مل نہ جائے۔ مثلاً ایک سوداگر کپڑا بیچتا ہے۔ اسے نہیں معلوم ہوتا کہ اس میں سوراخ ہیں۔ اور کپڑا ناکارہ ہو چکا ہے۔ وہ خریدار کو دے کر قیمت لے لیتا ہے۔ اور گو اس سے غلطی سے ہی یہ کام ہوا ہے۔ لیکن جو روپیہ اس کے پاس آیا ہے وہ اس کا حق نہیں۔ اور وہ اس کا مالک نہیں۔ گو بے علمی کی وجہ سے ہی اس پر اس نے قبضہ کیا ہے۔ اس مال کو کھا کر اس انسان کے گوشت پوست میں کوئی برکت پیدا نہ ہوگی۔ اور نہ اس کے دوسرے مال میں اس کے ذریعے کوئی برکت ہوگی۔ لیکن جب یہ شخص سال کے بعد اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اپنے مال میں سے ایک حصہ زکوٰۃ کا نکالتا رہیگا تو اس کا مال پاک ہوتا رہیگا اور اگر کوئی حصہ مال کا غیر طیب تھا تو وہ اس کی جان پر یا اس کے نفس پر خرچ نہ ہوگا۔ بلکہ یہ مال زکوٰۃ کے ذریعہ سے حقیقی مالک یعنی اللہ تعالےٰ کے پاس واپس چلا جائیگا اور اس کا مال طیب رہے گا۔ اور حلال مال کے کھانے اور استعمال کرنے سے اس کی ہر چیز میں برکت پیدا ہوگی۔" (برکات خلافت)

تطہیر و تزکیہ اخلاق

اس کے علاوہ کئی پہلوؤں سے تطہیر اخلاق کا بھی موجب ہوگی۔ کیونکہ جب فقراء اور مساکین کو مالی مدد ملے گی۔ اور اسباب خور و نوش مہیا ہوں گے۔ تو لازماً جرائم کی تعداد کم ہو جائے گی۔ اور نیکی کی رغبت بڑھیگی۔ پھر زکوٰۃ مکارم اخلاق کے پیدا کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ کیونکہ سخاوت۔ فیاضی۔ رأفت و رحمت شفقت ایثار اور ہمدردی خلق اللہ کے پاکیزہ اخلاق خاص طور اس سے بڑھتے اور ترقی پاتے ہیں۔ پس زکوٰۃ اخلاق کی تطہیر اور تزکیہ دونوں کا موجب ہے۔ اگر ایک طرف قوم کے نقائص کو دور کرتی ہے۔ تو دوسری طرف خوبیوں اور اوصاف عالیہ کے حصول کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

زکوٰۃ ہر لحاظ سے ترقی کا موجب ہے۔ کیا بلحاظ اخلاق فاضلہ کے پیدا کرنے کے۔ روحانیت کے بڑھانے کے۔ اموال میں زیادتی کے استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور ان میں رفعت پیدا کرنے کے۔ تجارت میں فروغ کے اور افراد کی معاشرت کو اعلےٰ اور پاکیزہ طرز پر ڈھالنے کے۔ الغرض زکوٰۃ ہر رنگ میں فلاح اور ہر لحاظ سے کامیابی کا موجب ہے۔ اسی لئے خداوند تعالےٰ نے فرمایا۔ قد افلح المومنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون۔ والذین هم عن اللغو معرضون۔ والذین هم للزکوٰۃ فاعلون

جو قوم صلوٰۃ کو خشوع وخضوع سے ادا کرکے خدا کا حق ادا کرے۔ ہر قسم کے لغو سے احتراز کرے۔ اور پھر اس کے ساتھ زکوٰۃ کو اپنا شعار بنائے۔ اس کی کامیابی اور فلاح میں شبہ ہی کیسے ہوسکتا ہے۔؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"اس آیت کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ مومن کہ جو پہلی دو حالتوں سے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ وہ صرف بے ہودہ اور لغو باتوں سے ہی کنارہ کش نہیں ہوتا۔ بلکہ بخل کی پلیدی کو دور کرنے کے لئے جو طبعاً ہر ایک انسان کے اندر ہوتی ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں ایک حصہ اپنے مال کا خرچ بھی کرتا ہے۔ زکوٰۃ کا نام اس لئے زکوٰۃ ہے۔ کہ انسان اس کی بجا آوری سے یعنی اپنے مال کو جو اس کو بہت پیارا ہے للہ دینے سے بخل کی پلیدی سے پاک ہوجاتا ہے۔ اور جب بخل کی پلیدی جس سے انسان طبعاً بہت تعلق رکھتا ہے انسان کے اندر سے نکل جاتی ہے۔ تو وہ کسی حد تک پاک بن کر خدا سے جو اپنی ذات میں پاک ہے ایک مناسبت پیدا کرلیتا ہے ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپکو تب اسکو پاوے

یہ مرتبہ پہلی دو حالتوں میں پایا نہیں جاتا۔ جن کا ذکر قرآن کریم پارہ ۱۸ میں بالفاظ ذیل مذکور ہے۔

(۱) قد افلح المومنون الذین هم فی صلوٰتهم خاشعون (۲) والذین هم عن اللغو معرضون

یعنی وہ مومن نجات پا گئے۔ جو اپنی نماز اور یاد الٰہی میں خشوع اور فروتنی اختیار کرتے ہیں۔ اور رقت اور گزارش سے ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ جو اوپر ذکر ہوا ہے۔ کہ یہ مرتبہ پہلی دو حالتوں میں پایا نہیں جاتا۔ اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ خشوع اور عجز ونیاز یا صرف لغو باتوں کو ترک کرنا ایسے انسان سے بھی ہوسکتا ہے۔ جس میں ہنوز بخل کی پلیدی موجود ہے۔ لیکن جب انسان خدا تعالےٰ کے لئے اپنے اس مال عزیز کو ترک کرتا ہے۔ جس پر اس کی زندگی کا مدار اور معیشت کا انحصار اور جو محنت اور تکلیف اور عرق ریزی سے کمایا گیا ہے۔ تب بخل کی پلیدی اس کے اندر سے نکل جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایمان میں بھی ایک شدت اور صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ دونوں حالتیں مذکورہ بالا جو پہلے اس سے ہوتی ہیں۔ ان میں یہ پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک چھپی ہوئی پلیدی ان کے اندر رہتی ہے۔ اس میں حکمت یہی ہے کہ لغویات سے موہنہ پھیرنے میں صرف ترک شر ہے۔ اور شر بھی ایسی جس کی زندگی اور بقاء کے لئے کچھ ضرورت نہیں۔ اور نفس پر اس کے ترک کرنے میں کوئی مشکل نہیں۔ لیکن اپنا محنت سے کمایا ہوا مال محض خدا کی خوشنودی کے لئے دینا یہ کسب خیر ہے۔ جس سے وہ نفس کی ناپاکی جو سب ناپاکیوں سے بدتر ہے۔ یعنی بخل دور ہوتا ہے۔ لہذا یہ ایمانی حالت کا تیسرا درجہ ہے۔ جو پہلے دو درجوں سے اشرف اور افضل ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۶)

زکوٰۃ کی اہمیت

بالغرض اسلام میں صدقات وزکوٰۃ کی اہمیت نہائت ہی واضح ہے۔ اور موجودہ زمانہ کی مشکلات اور مشکلات اور مسائل اور الجھنوں کے لحاظ سے تو اس کی اہمیت اور نمایاں ہو جاتی ہے کیونکہ یہ حقوق العباد کی ادائیگی کا نہائت اہم ذریعہ ہے۔ اس سے بہت سی معاشرتی تمدنی اور اقتصادی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اسلامی نظام حکومت کی مالی بنیادوں کو مضبوط کرتی ہے۔ اور حکومت کے اندر تمام حاجتمندوں اور ضروری محکموں کے مصارف کے انتظام کا ذریعہ بنتی ہے۔ متناسب ومتوازن تقسیم زر کا ذریعہ ہے۔ ملکیت اشیاء کے متعلق صحیح ذہنیت قائم ہوتی ہے۔ سرمایہ دار اور مزدور کی منافرت دور ہوتی ہے۔ دنیا کو درس مساوات واخوت ملتا ہے۔ مسابقت کی رُوح کو قائم کرتی۔ تمام استعدادوں اور صلاحیتوں کو کام پر لگاتی اور ادنےٰ سے ادنےٰ افراد کو اعلےٰ سے اعلےٰ ترقیات کا موقعہ بہم پہنچاتی ہے۔ پھر زکوٰۃ دینے والے کو اس کی ادائیگی کی وجہ سے نقصان نہیں پہونچنے دیتی۔ تجارت کو فروغ اور اموال میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اموال حرام کی ملونی سے پاک وصاف ہوتے ہیں۔ غرباء کی عزتِ نفس مجروح ہوئے بغیر اور ان کے وقار کو ٹھیس لگے بغیر ان کی مناسب اور مفید مدد ہوتی ہے وتمام قسم کے شر کے ترک اور خیر کے کسب کا ذریعہ بنتی ہے۔ پھر قوم کے اندر مکارم اخلاق پیدا ہوتے ہیں اور فرد وجماعت دونوں کے تطہیر وتزکیہ اور فلاح کا موجب ہے۔ یہ فوائد اس قدر عظیم الشان۔ اتنے وسیع۔ اتنے دوررس اور اتنے شاندار ہیں۔ کہ ان کے تصور کے بعد زکوٰۃ کی اہمیت اور ضرورت کے سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہوسکتی۔ حدیث نبوی ان الاسلام بدا غریباً کما بدا فطوبیٰ للغرباء کے ماتحت اسلام کی ابتداء غرباء سے ہی ہوئی۔ اور غرباء کو اسلام میں بہت بڑی بشارت دی گئی ہے۔ لاریب یہ بشارت غرباء کو نہ اور کسی مذہب میں حاصل ہے۔ نہ کسی مادی نظام میں۔ کیونکہ اسلام نے ہی غرباء کی باعزت زندگی اور باوقار معیشت کا صحیح انتظام کیا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الفقر فخری فقر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر کیوں نہ ہوتا۔ جبکہ فقراء نے حضور کی تعلیم کے ذریعہ سے حیاتِ نو اور روحانی زندگی حاصل کی۔ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرمایا۔ وصل علیهم ان صلوٰتك سكن لهم۔ کہ اے نبی! تم لوگوں کے اموال میں سے صدقات کا مال لو۔ اور پھر جہاں ان کو تمام ظاہری اور باطنی نقائص سے پاک وصاف کردو۔ وہاں ان کے لئے دُعائیں بھی کرو۔ کیونکہ تمہاری دُعائیں ان کے لئے آرام وراحت کا موجب ہیں۔

کتنے مبارک ہیں وہ مومن جو زکوٰۃ کے فریضہ کی ادائیگی سے سید المرسلین فخر کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ اور کتنے مبارک ہیں وہ غرباء جن کو اسلام کے ذریعہ سے یہ "طوبےٰ" ملی؛

اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارك وسلم انك حميد مجيد

پانچہزار نوجوان میدان تجارت کے لئے درکار ہیں

کیا جماعت کے مخلصین کو حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کا خطبہ جمعہ پہنچ چکا ہے اور کیا یہ تعداد احمدیت کے لئے بہت ہے؟ ہرگز نہیں۔ غالباً یہ آواز جماعت کے بہت بڑے حصہ تک نہیں پہونچی اس لئے بذریعہ الفضل اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں کے پاس الفضل پہونچتا ہے۔ وہ اپنے گردوپیش کے لوگوں کو مطلع کردیں۔ جمعہ کی نمازوں میں ہر جماعت کے خطیب اس طرف جماعت کو متوجہ فرماتے رہیں۔ تاکہ بہت جلد یہ پانچ ہزاری فوج میدان عمل میں آجائے۔ ناظم تجارت تحریک جدید قادیان

سلسلہ تعلیم القرآن مع تعلیم الدین

حکیم محمد لطیف صاحب شہید نے مندرجہ بالا عنوانات کے اتحت ماہ بماہ ایک سلسلہ اسباق ترجمۂ قرآن کریم وتعلیم دینیات شائع کرنا شروع کیا ہے۔ جس کی پہلی قسط میں نماز اور سورۂ فاتحہ کے تیرہ اسباق اور حدیث شریف کی مشہور کتاب بلوغ المرام کا ترجمہ تشریح معہ فتاوے احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور عربی کتاب سیرۃ الابدال کا ترجمہ اور فارسی درثمین کا ترجمہ درج ہے۔ اس سلسلہ میں قسط وار ماہ بماہ ایک مہینہ کے لئے پچیس سبق ہُوا کرینگے۔ جن کے مطالعہ سے ہر ایک احمدی دوست گھر بیٹھے قرآن کریم کا تشریحی ترجمہ سیکھ سکتا ہے۔ نیز دینیات اسلامیہ حدیث شریف، فقہ احمدیہ، عربی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفارسی درثمین وغیرہ کے مطالب سے آگاہ ہوسکتا ہے۔ ڈاک کے ذریعہ علم ترجمۂ قرآن مجید اور علوم دینیات اسلام واحمدیت حاصل کرنے کا یہ نہائت آسان ذریعہ اور سستا طریقہ ہے۔ جس سے ہر احمدی کو فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہر حصہ کی قیمت جسکا حجم ۴۸ صفحات ہوا کریگا ۱۴ر ہوگی۔ ایک جگہ کے چند دوست ۱۰ ماہ بماہ ۱۴ر فی کس کے حساب سے بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ بکمشت ۴۸ نیں

مشرقی افریقہ میں کامیاب تبلیغ اسلام

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی کامیابی اور افریقن لوگوں کی اسلام سے دلچسپی

جناب شیخ مبارک احمد صاحب کی شاندار تبلیغی مساعی

مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب ماہ نومبر کی تبلیغی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

۴ نومبر ۱۹۴۵ء کو ٹبورا میں سیرت النبیؐ کے جلسہ کی میٹنگ کر کے شام کو کسموں (کینیا کالونی) کے واسطے روانہ ہوا۔ موانزہ تک ٹرین میں سفر کیا۔ اور راستہ میں مختلف سٹیشنوں پر سواحیلی اشتہارات تقسیم کرتا رہا۔ بوہرہ کمیونٹی کے ملّا صاحب اور ایک اسماعیلی کمیونٹی کے معزز تاجر سے موانزہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ افریقن ویلفیر کے لئے جگہ جگہ عیسائیوں کے مشن اور ان کے تعلیمی مراکز کا ذکر ہوتا رہا۔ اور یہ کہ ہم لوگوں کو متفقہ جدوجہد سے کوئی انتظام ان لوگوں کی بہتری کے واسطے کرنا چاہئیے ہمارے سواحیلی اشتہارات کو ان احباب نے پسند کیا۔

ایک اثنا عشری تاجر سے گفتگو

موانزہ پہنچکر انفرادی تبلیغ کے سلسلہ میں جناب شیخ صاحب موصوف نے کئی ایک معززین اور تاجر اصحاب سے ملاقات کر کے ان کو تبلیغ کی۔ خاص طور پر ایک اثنا عشری تاجر مسٹر حسن علی دیرجی سے ملے۔ ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

یہ صاحب ہماری کوششوں اور تبلیغی مساعی کے مدّاح ہیں۔ مکرمی ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب ان سے کچھ عرصہ ہوا ملے اور مجھے بھی عرصہ سے شوق تھا۔ انہوں نے احمدیت کے متعلق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق باتوں کو شوق سے سنا۔ اور سواحیلی لٹریچر کو بڑے شوق سے لیا۔ بلکہ کہا کہ وہ دوسرے افریقنوں کو دینگے۔ اسلام کی تعلیم جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا اور حضرت مسیح کی رحم دلی کی تعلیم۔ مقابلہ کے سلسلہ میں باتیں ہوتی رہیں۔ ان کا خیال تھا کہ عیسائیت کی تعلیم زیادہ اچھی ہے بہ نسبت اسلام کی تعلیم کے۔ اس پر دنیا کے حالات۔ موجودہ جنگ اور لارڈ ہیلی فیکس کی تقریر جو ابتداء جنگ میں انہوں نے کی مختصر طور پر پیش کی اور بتایا کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے ہی حقیقی امن حاصل ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ اسلام کامل مذہب ہے اس لئے اس نے ہر قسم کے حالات کو مدنظر رکھ کر تعلیم پیش کی ہے۔ مسٹر حسن علی اور بعض دوسرے مسلمان تاجروں نے کوشش کی کہ میرے اس مختصر قیام میں لیکچر ہو جائے۔ مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے جلسہ کا انتظام نہ ہو سکا۔

ایک غیر مسلم بیرسٹر کی اسلام سے دلچسپی

ایک ہندو بیرسٹر اور ممبر لیجسلیٹو کونسل کے متعلق جناب شیخ صاحب کو معلوم تھا۔ کہ وہ اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے ان سے خاص طور پر ملاقات کی۔

وہ شوق سے قرآن مجید اور بعض دوسری کتب اپنی لائبریری سے اٹھا کر لے آئے اور بتانے لگے کہ وہ اسلام کی تعلیم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ سواحیلی ترجمہ قرآن کی اشاعت کے لئے کہنے لگے کہ وہ اڑھائی سو شلنگ بطور امداد دینگے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب شیخ صاحب کی مخلصانہ تبلیغی کوششیں معزز غیر مسلم اصحاب میں بھی قبولیت حاصل کر رہی ہیں۔ اور ان میں اسلامی تعلیم کے مطالعہ کا شوق پیدا کر رہی ہیں۔

ایک سرکاری افسر سے ملاقات

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب میں یہ بھی ایک خوبی ہے۔ کہ وہ اعلےٰ حکام سے نہایت اعلیٰ دوستانہ تعلقات پیدا کر کے انہیں بھی اسلامی تعلیم سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس موانزہ کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

وہ میرے دیر سے واقف تھے۔ ہمیشہ محبت کا تعلق انہوں نے ہم سے رکھا۔ مسجد بورڈ کے لئے مالی امداد بھی علاوہ اخلاقی امداد کے دی۔ دوران قیام ٹبورا میں وہ ہمیشہ حسن سلوک اور انصاف کا برتاؤ کرتے رہے۔ اب وہ ریٹائر ہو کر جا رہے تھے یہ ہماری آخری ملاقات تھی۔ میں نے ان کو خدا حافظ کہا اور ولایت پہنچکر احمدیہ مسجد لنڈن دیکھنے کے لئے اور امام صاحب سے ملاقات کرنے کی درخواست کی۔ جس کا انہوں نے وعدہ کیا۔

جہاز کے سفر میں تبلیغ

موانزہ سے کسموں تک کا سفر جناب شیخ صاحب نے جہاز پر کیا۔ اس سفر میں بھی انہیں تبلیغ کا موقعہ مل گیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

جھیل وکٹوریہ نیانزا میں چھوٹے چھوٹے جہاز چلتے ہیں۔ یہ جہاز کینیا یوگنڈا ریلوے کے ہیں۔ اور ان کی پندرہ روزہ سروس ہے۔ اگلے دن بعد دوپہر جہاز مسوما پہنچا۔ اور چند گھنٹے ٹھہرنے کا موقعہ مل گیا۔ پورٹ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر شہر ہے۔ ایک ہندوستانی مسٹر نانک چند کی سونے کی کانیں ہیں۔ دوپہر کا کھانا ان کے ہاں کھایا۔ اور افریقن کے حالات اور مشن کے حالات ان سے دریافت کئے۔ اس علاقہ میں امریکن مشن خاص طور پر کام کر رہے ہیں۔ ظہر و عصر کی نماز مسجد میں پڑھی جو افریقن نے یہاں بنائی ہے۔ اتنے میں چند افریقن مسلمان جمع ہو گئے انہیں کشتی نوح بزبان سواحیلی اور دیگر سواحیلی پمفلٹ دیئے۔ اور عصر کے بعد جہاز کسموں کے لئے روانہ ہوا۔

احمدی مبلغ کسموں میں

جناب شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

۸۔ نومبر کی صبح جہاز کسموں پہنچا۔ کسموں کینیا کالونی کے صوبہ NYANGA کا مرکزی مقام ہے۔ یہاں صوبہ کے اعلیٰ حکام وغیرہ رہتے ہیں۔ اس صوبہ کے چار ضلعے ہیں۔ کسموں اور لنڈیانی ایک ضلع۔ نارتھ کورنڈو۔ ساؤتھ کورنڈو اور سنٹرل کورنڈو۔ اس صوبہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۹۴۶ء میں اٹھارہ کے قریب اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر آفیسرز اس صوبہ میں افریقن مقرر کئے جا رہے ہیں۔

کسموں کی مخلص جماعت

کسموں میں اس وقت صرف ہندوستانی احباب کی جماعت ہے۔ جو خدا کے فضل سے بڑی مخلص ہے۔ اور تبلیغ کے کام میں بڑے شوق سے حصہ لیتی ہے۔ سارے کے سارے چندوں میں باقاعدہ ہیں۔ سارے کے سارے تبلیغ کے لئے جوش و تڑپ رکھتے ہیں۔ الحمد للہ۔ مورخہ ۱۸ نومبر کو ایک غیر احمدی دوست نے جناب شیخ صاحب اور احمدی احباب کو چائے پر بلایا۔ پھر اُسے ایک گھنٹہ احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ اور امام وقت کے ساتھ تعلق پیدا کئے بغیر مسلمانوں کی حالت دن بدن جو گرتی چلی جا رہی ہے۔ اس کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ اسی شام کو احمدیوں اور بعض ہندوؤں میں قرآن مجید کا درس دیتے ہوئے بتایا کہ صرف اسلام کی تعلیم ہی ایک ایسی تعلیم ہے۔ جو بین الاقوامی تعلقات استوار کر سکتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل سے گفتگو

کسموں کے قیام کے دوران میں جناب شیخ صاحب نے سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل سے ملاقات کی۔ مذہب سے صاحب موصوف دلچسپی رکھتے ہیں۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب ان سے گفتگو ہوئی احمدیت سے ان کا تعارف کرایا۔ اور حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں مسیح کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا یحییٰ کو ایلیا قرار دینا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ دوبارہ آمد سے مراد ہرگز یہ نہیں ہوتی کہ وہ شخص خود آئے۔ بلکہ اس کی خو بو پر آنا مراد ہوتا ہے۔ حضرت مسیح کے صلیب پر چڑھنے کے متعلق انہیں بتایا کہ یہودیوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے خیالات سے بالکل مختلف احمدیوں کا نقطۂ نگاہ ہے۔ سب کے نقطۂ نگاہ کو پیش کر کے بتایا کہ صرف احمدیت کا پیش کردہ نظریہ جس سے تاریخ اور الہامی کتب کی شہادت کی بھی موافقت ہے حضرت مسیح علیہ السلام کو باوقار انسان اور مقدس نبی ثابت کرتا ہے۔

اس کے بعد عام دنیا کی حالت اور امن کے قیام کے لئے جو مشکلات ہیں ان کا ذکر چل پڑا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے کہا۔ میں اس خیال کا انسان ہوں کہ خدا سے تعلق پیدا کئے بغیر اور اخلاقی طور پر جب تک انقلاب نہ پیدا کیا جائے۔ امن نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں جناب شیخ صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تازہ الہامات پیش کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور آپ نے بتایا کہ محض پڑھنے سننے سے خدا تعالےٰ کی محبت نہیں پیدا ہو سکتی۔ تازہ بتازہ نشانات دیکھنے ضروری ہیں۔ امریکہ سے ہوائی جہازوں کی آمد۔ لیبیا کی فتح۔ بلجیم کے بادشاہ کا معزول ہونا۔ انگلستان کا فرانس سے درخواست کرنا کہ ہم مل جائیں۔ اور لیبر گورنمنٹ کی فتح۔ یہ چند

36

نشانات پیش کئے گئے۔

افریقی لوگوں میں لیکچر

۱۳ر نومبر جناب مولوی صاحب ایک ایسے علاقہ میں گئے جو صرف افریقنوں کے لئے مخصوص ہے۔ صرف وہی اس علاقہ میں زمینداری کا کام کرتے ہیں۔ وہاں نہ ہندوستانیوں کو زمین ملتی ہے نہ یورپینوں کو۔

ایک امریکن مشن سکول میں جو افریقن ہے۔ سکول اور طلباء اور اساتذہ کے سامنے جناب شیخ صاحب نے اسلام پر لیکچر دیتے ہوئے اسلام کے معنے۔ مذہب اسلام کی خصوصیات خصوصاً توحید اور مساوات کا ذکر کیا۔ اساتذہ نے خواہش کی۔ کہ پھر بھی ان کے ہاں لیکچر دیں۔ یہاں سے فارغ ہو کر جناب شیخ صاحب اور جگہ گئے۔ جسے M-bale کہتے ہیں۔ ماراگول قبیلہ کا یہ علاقہ ہے۔ اس قبیلہ کے لوگ خواہ لامذہب ہوں یا عیسائی یا مسلمان سب ختنہ کراتے ہیں۔ اس جگہ ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے۔ جو کسمّوں کے عربوں نے بنوادی ہے۔ علاقہ میں ایک ہزار کے قریب مسلمان بتائے جاتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی حالت خستہ ہے۔ عیسائیوں کے گرجے اور مشن ہر جگہ موجود ہیں۔ سکولوں میں ہر قسم کا تعلیمی سامان بافراط ہے۔ مسلمانوں کے سکول میں اگر لڑکے ہیں۔ تو نہ ان کے بیٹھنے کا سامان اور نہ پڑھانے کا انتظام۔ جناب شیخ صاحب نے کئی ایک افریقن مسلمان اور عیسائی اصحاب سے ملاقات کی۔ ایک سرکردہ عیسائی کے گھر لیکچر دیا۔ بیس کے قریب افریقن جمع ہو گئے۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو افریقن کے لئے مفید ہے۔ جس کے گھر یہ لیکچر ہوا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اور دوسرے لوگوں نے کچھ سوالات بھی کئے۔ ان کے جوابات دیئے گئے۔ مسلمان جو شامل تھے انہیں بھی خوشی ہوئی۔ اور ایسا محسوس ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے لئے جناب شیخ صاحب کے لیکچر کو عزت کا باعث سمجھ رہے تھے۔ اور خیال کرتے تھے۔ کہ اسلام ایسے اچھے مذہب سے وہ تعلق رکھتے ہیں۔ دو عیسائی خدا کے فضل سے مسلمان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور کئی ایک کے دل میں مزید تحقیق کا شوق پیدا ہو گیا۔

عید کے دن قبول اسلام

جناب شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ ۱۶ر نومبر کو کسمّوں میں عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھی گئی۔ اور دو عیسائیوں نے جو لیکچر سنکر اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ نماز سے قبل اس عاجز کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ایک کا نام احمد رکھا اور دوسرے کا نام شریف۔ خطبہ عید میں بیان کیا گیا۔ کہ اسلامی تہوار محض تہوار ہی نہیں۔ بلکہ پر معنی اور باحکمت اجتماع ہیں۔ یہی عید نہ صرف بڑوں اور چھوٹوں کے لئے سبق رکھتی ہے۔ بلکہ مردوں عورتوں اور ابراہیم۔ اسماعیل اور ہاجرہ کے رنگ میں رنگین ہونے کی تعلیم دیتی ہے۔ اور یہی وہ رنگ ہے۔ جس میں رنگین ہو کر کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

ماراگولی کے علاقہ میں کامیاب تبلیغ

۱۸ر نومبر جناب شیخ صاحب معہ چند اور احباب کے کسمّوں سے ۱۹ میل دور ایک علاقہ میں جسے ماراگولی کہتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے۔

افریقن کو قبل از وقت اطلاع تھی مسلمانوں کو بھی اور عیسائیوں کو بھی۔ مسجد کے قریب میدان میں مسلمانوں کا اچھا اجتماع تھا۔ سکول کے لڑکوں نے قرآن مجید سے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل والا حصہ پڑھا۔ اس رکوع کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور اسلام کی زندگی حضرت مسیح کی وفات اور عیسائیت کا اسلام سے مقابلہ کے موضوع پر جناب شیخ صاحب نے بڑی وضاحت سے لیکچر دیا۔ اور اسلام کی برتری ثابت کی۔ ایک معلم نے مسیح کے آسمان پر جانے کے متعلق آیت بل رفعہ اللہ الیہ پیش کی۔ اس کے صحیح معانی بتائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا تقاضا۔ اسلام کی عزت کا تقاضا پیش کر کے جب مکرم شیخ صاحب نے دریافت کیا۔ کہ کیا مسیح زندہ ہے۔ تو کہنے لگا ہرگز نہیں۔ دو گھنٹہ کے قریب یہ مجلس رہی۔ ارد گرد کے جو معلم آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے شکریہ ادا کیا۔ اور تواضع بھی کی۔ سکول کی امداد کے لئے کچھ رقم دی گئی۔

بعد دوپہر ایک عیسائی دوست کے ہاں جلسہ تھا۔ بہت سے افریقن عیسائی جمع تھے۔ مسلمان یہاں بھی سب کے سب جمع ہو گئے۔ ایک گھنٹہ کے قریب "کیوں اسلام قبول کیا جائے"۔ کے موضوع پر تقریر کی گئی۔ جس میں اسلامی مساوات آزادیٔ ضمیر توحید اور دیگر مسائل بیان کئے۔ اسی سلسلہ میں عیسائیت کا موجودہ زمانہ میں قابل عمل نہ ہونا اور یورپین طاقتوں کا موجودہ جنگ میں اسلامی اصل دفاع اختیار کرنا سادہ لفظوں میں وضاحت سے پیش کیا۔ آٹھ کے قریب افریقن عیسائی معلموں نے سوالات کئے۔ اور ہر ایک کو خدا کے فضل سے تسلی بخش جواب دیا گیا۔ اس لیکچر اور پہلے لیکچروں کا یہ اثر ہوا۔ کہ مسلمانوں نے جو عیسائیوں سے سخت نالاں و تنگ تھے۔ جناب شیخ صاحب سے کہنا شروع کر دیا۔ کہ آپ نے ہماری بہت سی تکالیف کو دور کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ عیسائیوں نے انہیں تنگ کر رکھا تھا۔ پھر مسلمانوں کو یہ بھی فائدہ ہوا۔ کہ ان کے اندر جرأت پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے دیکھ لیا۔ کہ وہ خدا کے فضل سے کامیاب مقابلہ عیسائیوں کا کر سکتے ہیں۔ ادھر عیسائیوں پر یہ اثر ہوا۔ کہ وہ کہنے لگے۔ اگر اس قسم کے لیکچروں کا سلسلہ جاری رہا۔ تو سارا علاقہ مسلمان ہو جائیگا۔ خدا کرے ایسا ہو۔ جس نے یہ لیکچر کرایا۔ وہ لوکل کونسل کا ممبر ہے۔ بڑا سرکردہ آدمی اور تعلیم یافتہ عیسائی ہے۔

گوردوارہ میں لیکچر

۱۹ر نومبر کو جناب شیخ صاحب نے کسمّوں کے گوردوارہ میں حضرت گورو نانک دیوجی کی سیرت پر لیکچر دیا۔ آپکی زندگی کے حالات اور مشن بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ چونکہ سب انبیاء اور اولیاء ایک ہی چشمہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی اصولی باتیں بالکل ایک سی ہوتی ہیں۔ ایک خدا (ایک اونکار) کی تعلیم اور اسی طرح مل ورتن کے اصول ایسے بابرکت ہیں۔ جو ہم گورو صاحب کی زندگی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک گھنٹہ کے قریب یہ لیکچر ہوا۔ سکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں سب نے لیکچر پسند کیا۔ ایک سکھ کہنے لگا میں اس معزز دوست پر قربان جس نے خدا اور گورو صاحب کی تعریف ایسے اچھے پیرایہ میں بیان کی ہے۔ جناب شیخ صاحب لیکچر دیکر باہر نکلے ہی تھے۔ کہ شہر کے نوجوان باصرار کہنے لگے۔ یہ ایک لیکچر تھا۔ جو پبلک ہال میں ہونا چاہیئے تھا۔ تا سارہی پبلک فائدہ اٹھاتی۔ جماعت کسمّوں کے پریذیڈنٹ صاحب نے انہیں کہا۔ آپ انتظام کریں۔ چنانچہ انڈین یوتھ لیگ کے زیر انتظام ہندو مسلم اتحاد پر پبلک ہال میں جناب شیخ صاحب نے ایک تقریر کی۔

ایک سکھ کی طرف سے دعوت چائے

مکرم شیخ صاحب لکھتے ہیں:۔

۲۰ر نومبر کو ایک معزز سکھ دوست نے چائے پر بلایا۔ دوران گفتگو میں بار بار لیکچر جو گوردوارہ میں ہوا۔ اس کا ذکر کرتے رہے۔ اور شہر کے لوگوں کے تاثرات بیان کرتے رہے۔ اسلام کی تعلیم زکوٰۃ اور انشورنس کا ذکر ہوا۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ بے شک انشورنس سے فائدہ ہوتا ہے۔ مگر صرف انہی لوگوں کو جو مالدار ہوتے ہیں۔ اور انشورنس والوں کو پہلے کچھ دیتے ہیں۔ لیکن اسلامی تعلیم کی رو سے زکوٰۃ ایک ایسا دستور ہے۔ کہ جو لوگ غریب ہوتے ہیں۔ ان کی امداد کی جاتی ہے۔ جو بے کس ہوتے ہیں۔ انہیں اس کے ذریعہ سوسائٹی کے لئے مفید وجود بنایا جاتا ہے۔ لیکن انشورنس کمپنیاں ایسے بیکسوں کے لئے کچھ نہیں کرتیں۔

ہندو مسلم اتحاد پر لیکچر

۲۳ر نومبر کو "ہندو مسلم اتحاد" کے موضوع پر سینما ہال میں انڈین یوتھ لیگ کے زیر انتظام لیکچر ہوا۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ ہندوستان سے باہر کے ممالک میں انڈین کی پوزیشن ہندوستان سے بالکل الگ ہے۔ یہاں ان کو انڈین سمجھا جاتا ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہوں۔ خواہ عیسائی۔ اور خواہ ہندو۔ حکومت کے قوانین مذہبی لحاظ سے استعمال نہیں ہوتے۔ بلکہ سب کے ساتھ ایک ملک کے باشندے ہونے کی وجہ سے مساوی طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے ہندو مسلم سوال اس ملک میں اٹھانا انڈین کے لئے مفید نہیں۔ لیکن یہ باہمی اتحاد پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک سیاسی اور مذہبی رواداری ایک دوسرے کے لیڈروں کا احترام خواہ وہ جناح صاحب ہوں۔ یا گاندھی جی ہوں۔ اسی طرح مذہبی بزرگوں کا احترام۔ بچوں کے دماغ میں ایک دوسرے کے متعلق اچھی باتیں پیدا کرنے کی کوشش۔ اور بڑے تاجروں واگر ہندو ہیں تو انہیں مسلمان چھوٹے تاجروں سے عمدہ برتاؤ اور اگر مسلمان بڑے تاجر ہیں تو ہندو تاجروں سے اچھا سلوک اور باہمی طور پر اس بات کی کوشش کہ ایک دوسرے پر اعتماد پیدا ہو۔ کے طریق کو اختیار کیا جائے۔ ہم بھی گاندھی جی سے ہزاروں اختلافات کے ہندوستان میں آزادی کی روح پیدا کرنے کی کوشش کے معترف ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کو چاہیئے۔ وہ بھی مسٹر محمد علی جناح اور دیگر مسلم لیڈروں کو اچھے رنگ میں دیکھیں۔ اور ان کی نیتوں پر حملہ نہ کریں۔ خدا کے فضل سے یہ لیکچر بھی بڑا کامیاب ہوا۔ اور پبلک نے بار بار مسرت کا اظہار کیا۔

مکہ یا کعبہ گھومنے کا قصہ محقق سکھ صاحبان کی نظر میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے پچاس سال قبل اس فرضی افسانہ کے متعلق اپنی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر فرمائی تھی۔

"جس شہر کی ایک لاکھ سے زیادہ آبادی ہے۔ وہ کیسے بادا صاحب کے پیروں کی طرف مع تمام باشندوں کے بار بار آتا رہا۔ اور اگر مکہ سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ تو پھر ایسا قصہ بجز اس کے کہ مسلمانوں کا دل دکھایا جاوے۔ اور ایک بیہودہ اور بے ثبوت یاوہ گوئی سے ان کو ستایا جاوے۔ کوئی اور ماحصل نہیں رکھتا۔۔۔۔۔

صاف ظاہر ہے کہ یہ نہایت مکروہ جھوٹ کسی شریر الّسان کا افترا ہے۔ بادا صاحب نے ہرگز ایسا دعوےٰ نہ کیا۔ مکہ اسلام کا مرکز ہے۔ اور لاکھوں صلحاء اور علماء اور اولیاء اس میں جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک ادنے امر بھی جو مکہ میں واقع ہو۔ فی الفور اسلامی دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے۔ پھر عظیم الشان واقعہ جس نے اسلام اور قانونِ قدرت دونوں کو زیر و زبر کر دیا۔ اور پھر ایسے نزدیک زمانہ کا جس پر ابھی پورے چار سو برس بھی نہیں گذرے۔ وہ لاکھوں آدمیوں کو فراموش ہو جائے۔ اور سکھوں کی جنم ساکھیوں میں پایا جائے۔ کیا اس سے بڑھکر اور کوئی بھی قابلِ شرم جھوٹ ہو گا۔" (ست بچن صفحہ ۲۲-۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان عقل و فکر کو دہلا دینے والے الفاظ کا یہ اثر ہوا کہ سمجھدار اور محقق سکھ احباب نے اس بارے میں سنجیدگی سے غور کرنا شروع کر دیا۔ پہلے پہل تو انہوں نے اس واقعہ کے متعلق خاموشی اختیار کرنا شروع کی۔ چنانچہ گیانی دت سنگھ صاحب نے جب حضرت بابا نانک صاحب کی سوانح عمری "نانک پربودھ" کے نام پر شائع فرمائی۔ تو آپ نے اس میں مکہ یا کعبہ گھومنے کا ذکر نہ کیا۔ اس کے بعد جو لٹریچر شائع ہوا۔ اس میں اس بیان کی تاویل کرنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ نسخہ خبط دیا نندیاں کے صفحہ ۸۵-۱۸۶ پر سردار گنڈا سنگھ صاحب نے مکہ پھرنے کی یہ تاویل کی۔ کہ اس سے مراد اہل مکہ کے دلوں کا پھرنا تھا۔ جس کو جنم ساکھیوں کے مصنفین نے مکہ پھرنا ظاہر کیا۔ اسی طرح سکھوں کے مشہور پرچارک پروفیسر گنگا سنگھ صاحب نے اپنی ایک نظم میں لکھا۔

نانک پیارے پیر کی گڑھ بھرم واسی گرگیا
من پھر گئے لوکاں کہیا سچ مچ ہی مکہ پھر گیا
(امرت نومبر ۱۹۳۶ء)

اس کے بعد تیسرا دور یہ شروع ہوا۔ کہ سکھ صاحبان نے اس واقعہ کی تغلیط بین الفاظ میں کر دی۔ اس سلسلہ میں کچھ مثالیں پہلے مضمون میں پیش کی جا چکی ہیں۔ ذیل میں سردار گوربخش سنگھ صاحب بی ایس سی۔ ایڈیٹر رسالہ پریت لڑی کی رائے نقل کی جاتی ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب سے یہ توقع ہی نہیں کیجا سکتی۔ کہ وہ کروڑوں لوگوں کے مقدس مقام کی طرف پاؤں کر کے سو سکتے ہیں۔ نیز آپ نے یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ اس روایت کا ماحصل مسلمانوں کے دلوں کو صدمہ پہنچانا ہے۔ چنانچہ آپ ایک مجلس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مجھ سے سوال کیا گیا۔ کہ گورو نانک صاحب کے مکہ پھیرنے کے متعلق میری کیا رائے ہے۔ جو عقیدت اور عظمت میرے دل میں گورو نانک صاحب کے بارے میں ہے۔ اس نے مجھے کبھی یہ سوچنے کی اجازت نہ دی۔ کہ گورو نانک صاحب نے سچ مچ قانونِ قدرت کو زیر و زبر کر کے کروڑوں مسلمانوں کے مقدس مقام کو بنیاد سے اکھیڑ کر لٹو کی طرح گھما دیا ہو گا۔ میں تو یہ تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہو سکا۔ کہ گورو نانک صاحب ایسا فقیر طبیعت مقدس انسان کروڑوں مسلمانوں کے مقدس مقام اور ان کے نبی کے متبرک جنم استھان کی طرف پاؤں کرنے کا ارادہ بھی کر سکتا ہے۔ اگر فرض کیا جائے کہ ایسا اتفاق ہو بھی گیا۔ اور کسی مسلمان نے ان کو ٹوکا اور انہوں نے اس کو جتلانا چاہا کہ خدا کا گھر ہر طرف ہے تو میں اس طرح غور کر سکا ہوں۔ کہ:۔

"اے حضرت آپ خدا کے گھر کی طرف پاؤں کر کے لیٹے ہوئے ہیں" مسلمان نے کہا۔

"مجھے علم نہیں کہ خدا کا گھر اس طرف ہی ہے جس طرف خدا کا گھر نہ ہو۔ آپ بتائیں۔ میں اسی طرف پاؤں کر لیتا ہوں" گورو نانک صاحب نے فقیرانہ انداز میں ہنس کر کہا ہو گا۔

مسلمان نے کسی طرف انگلی کی ہو گی۔ گورو نانک صاحب نے ادھر پاؤں کر کے دریافت کیا ہو گا۔ کہ اچھا ادھر ہی سہی۔ لیکن آپ کو یقین ہے۔ کہ اس طرف خدا کا گھر بالکل نہیں"۔

مسلمان اس چونکا دینے والے سوال پر ان کے منہ کی طرف اور ادھر ادھر دیکھنے لگ گیا ہو گا۔ گورو صاحب نے اس اشارہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پاؤں دوسری طرف کر لئے ہونگے۔ اور کہا ہو گا۔ چلو ادھر ہی سہی۔ اس طرف تو آپ کا پختہ یقین ہے کہ خدا بالکل نہیں رہتا"۔

مسلمان اس موقعہ پر حیران ہو کر ادھر ادھر ضرور دیکھنے لگ گیا ہو گا۔ اس کی یہ حالت صرف گورو صاحب کے سوالات کی بناء پر ہی نہیں ہوئی ہو گی۔ بلکہ زیادہ اثر گورو صاحب کی جہان شخصیت کا بھی پڑا ہو گا۔ بڑے لوگ دوسروں کی حالت تبدیل کر دیا کرتے ہیں۔ ان کو یہ ضرورت کبھی بھی پیش نہیں آتی۔ کہ وہ سمندروں کے پہاڑ اور پہاڑوں کے سمندر بنا دیں۔ وہ اس طرح محسوس کرا دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

جب گورو نانک صاحب نے خدا رسیدہ ولی کے انداز میں چاروں طرف پاؤں گھما کر سوچ میں پڑے ہوئے مسلمان سے دریافت کیا ہو گا کہ "اس طرف تو میں بے فکر ہو کر لیٹ سکتا ہوں کیونکہ خدا کا گھر تو اس کی دوسری طرف ہے ایسا طرف تو بالکل ہو ہی نہیں سکتا"۔

اب مسلمان پر گورو صاحب کی رمز روشن ہو گئی ہو گی۔ اور وہ گورو صاحب کے قدموں پر گر کر بول اٹھا ہو گا۔ کہا ہے اللہ نوگ میں سمجھ گیا۔ کہ رب العلمین کا گھر صرف ایک طرف نہیں ہو سکتا"۔

یہ روحانی فتح عملی طور پر مکہ گھمانے سے بہت بڑی ہے۔ اور یہی کسی پیر۔ ولی۔ اور اوتار کے حصہ میں آسکتی ہے۔ زمین سے توڑ کر ایک عمارت کو چاروں طرف چکر دینا خدا کی سنت کے بھی خلاف ہے۔ خدا خود بھی ایسا نہیں کرتا۔ میرا خیال تھا۔ کہ مکہ کی روایت کے متعلق میری یہ عقیدت سے لبریز تاویل "بابے مکہ پھیریا" کی سڑکوں اور بازاروں میں مسلمانوں کے سامنے ڈھول کے ضرب سے لگائی جا رہی رٹ سے بڑھ کر مدلل سمجھی جائیگی۔ لیکن میرا خیال بالکل غلط نکلا۔ مجھے وہاں پر ہی بتایا گیا۔ کہ میں نے سکھوں کی بہت دل آزاری کی ہے۔ میں اپنے قریب بیٹھے ایک معزز مسلمان پروفیسر صاحب کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ میں یہ بھی یقین کرتا ہوں۔ کہ میں اس واقعہ کو اب تحریر میں لا کر اپنے کئی بھائیوں کی ناراضگی خرید رہا ہوں جن کو میں خوش کرنا چاہتا ہوں۔ اور جو تو ہمات سے نکالنے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن میں یہ بہت ضروری مسئلہ سکھ وددوانوں کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں۔ میری تجویز یہ ہے کہ:۔

ہم سمجھدار ودوانوں کی ایک کمیٹی قائم کریں۔ جو مروجہ روایات کی تحقیق کر کے عام لوگوں کی رہنمائی کر سکے۔ زبانی روایات غلط اعتقادات بنا کر غلط قیمتیں رائج کر دیتی ہیں۔ یہ کس قدر غلط قیمت ہے کہ ہم اس بات پر ذرہ بھی غور نہ کریں۔ کہ مسلمانوں کے پیغمبر کا جنم استھان پھر جائے اور ہم موقعہ بے موقعہ بڑے جوش سے گاتے رہیں۔ اور ان کا دل نہ دکھے۔ لیکن ہمارا دل اتنی بات سے بھی دکھی ہو۔ کہ اس طرح نہیں۔ اس طرح مکہ گھوما تھا۔

امرت سر میں ہمارا ہری مندر صاحب ہے۔ اس طرف ہم بھی پاؤں نہیں کرتے۔ ہم گورو گرنتھ صاحب کی طرف بھی پاؤں نہیں پھیلاتے۔ یہ قدرتی جیسا جذبہ ہے۔ لیکن اگر کوئی پیر۔ ولی۔ ہمارے متبرک مقام کی طرف پاؤں پھیلا دے۔ تو ہم اس کے متعلق کیا غور کریں گے؟ اگر ہم اس کو روکیں۔ کہ وہ اس طرف پاؤں نہ کرے۔ تو کیا سات عالموں پر قدرت رکھنے والی اچھی شخصیت کے لئے یہ مناسب ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے مقدس مقام کو چکر دیدے۔ بڑے لوگوں کے اخلاق ذمہ داری سے الگ نہیں کئے جا سکتے۔ **یہ بہت بڑی توہین ہے کہ کسی کے مقدس مقام کو محض ایک آدمی کو سبق دینے کے لئے چکر دیدیا جائے۔** مقدس وجود سب کے سب یکساں ہوتے ہیں۔ میں اس بات پر ناراض ہونے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ یہ روایت مشہور کرنیوالوں نے بابا صاحب کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ طاقت رکھنا کوئی بڑی خوبی نہیں۔ بلکہ طاقت کا اعلیٰ اخلاق کے ساتھ استعمال ہی اصل خوبی ہے۔ گورو نانک صاحب مکہ گھمانے کی طاقت رکھتے تھے یا نہیں۔ یہ سوال میں پیدا ہی نہیں کرتا۔ میرا یقین ہے کہ اگر گورو نانک صاحب میں یہ طاقت بھی ہوتی۔ تو وہ ایک یا دو مسلمانوں کے بڑے سے بڑے بے ادب **رویہ پر کروڑوں مسلمانوں کی دلآزاری نہ کرتے۔** انکی شخصیت سے ہزاروں درجہ کم شخصیت سے بھی ایسی توقع نہیں کیجا سکتی۔

(پریت لڑی ستمبر ۱۹۳۳ء مترجم از گورمکھی)

عوام سے تو غلط سے غلط تصوں اور دور از عقل وفکر کہانیوں کو ترک کرانا بھی محالات سے ہے سوال لکھے پڑھے لوگوں کا ہوتا ہے۔ سو مذکورہ بالا امور سے صاف ظاہر ہے کہ تعلیمیافتہ سکھ صاحبان نہ صرف مکہ پھرنے کے بنیادی قصہ کو بالکل غلط اور بے بنیاد سمجھتے ہیں۔ بلکہ انہیں یہ بھی تسلیم

یہ خیال بالکل غلط ہے کہ دین کا کام صرف مبلغوں کے ذریعہ ہو سکتا ہے

"جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ دین کا کام صرف مبلغوں کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ اس کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ مبلغ تبلیغ نہیں کرتا۔ تبلیغ کے لئے رستہ صاف کرتا ہے۔ مبلغ تبلیغ نہیں کرتا۔ تبلیغ کے لئے مصالحہ بہم پہونچاتا ہے۔ تبلیغ کرنے والا جماعت کا ہر فرد ہے۔ رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ دوست اپنے دوست کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ لیکن ایک اجنبی دوسرے اجنبی کو کیا تبلیغ کرے گا۔" (حضرت امیر المومنین سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

صرف مبلغین کی جدوجہد سے گاؤں گاؤں اور گھر گھر میں تغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ کام تو تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہر احمدی اپنے ہمسایہ اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو احمدی بنانے میں لگ جائے۔ نومبر ۴۵ء میں مبلغین سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ صرف ۲۰۷ نئے افراد نے بیعت کی۔ جیسا کہ نقشہ درج ذیل سے ظاہر ہے۔ کیا یہ رفتار عالمگیر اثر پیدا کر سکتی ہے؟ پس آپ غور کریں۔ اور خود بھی رفتار بیعت کے تیز کرنے کے لئے کوشش فرمائیں۔

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

ماہوار نقشہ بیعت مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ بابت نومبر ۱۹۴۵ء

نمبر شمار	نام مبلغ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام مبلغ	تعداد بیعت
۱	الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر بمبئی	۱	۲۱	ماسٹر مہدی شاہ صاحب اجنالہ	۱
۲	الحاج مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ	۷	۲۲	چوہدری عطاء اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ	×
۳	مولوی عبدالغفور صاحب بھاگلپور	×	۲۳	مولوی شیر محمد صاحب 〃 〃	×
۴	مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگال	×	۲۴	مولوی رحیم بخش صاحب ضلع لاہور	۸
۵	سید اعجاز احمد صاحب بنگال	×	۲۵	حافظ بشیر احمد صاحب 〃 〃	×
۶	مولوی عبدالمالک خانصاحب حیدرآباد دکن	۲	۲۶	خواجہ خورشید احمد صاحب گوجرانوالہ	×
۷	چوہدری مظفر الدین صاحب بنگال	×	۲۷	محمد امین شاہ صاحب ضلع لائلپور	×
۸	مولوی عبداللہ صاحب مالابار	×	۲۸	سید علی اصغر شاہ صاحب ضلع گجرات	۸
۹	مولوی چراغ الدین صاحب پشاور	×	۲۹	مولوی جمال الدین صاحب ضلع سرگودھا	×
۱۰	مولوی غلام احمد صاحب فرخ سندھ	×	۳۰	حافظ ابوذر صاحب 〃 〃	۱۹
۱۱	مولوی محمد حسین صاحب۔		۳۱	مولوی شیخ محمد صاحب ضلع ملتان	×
۱۲	گیانی واحد حسین صاحب۔	۱۳۷	۳۲	مولوی عبدالمجید صاحب ضلع گورداسپور	×
۱۳	گیانی عباداللہ صاحب		۳۳	مولوی غلام رسول صاحب 〃 〃	×
۱۴	مولوی عبدالقادر صاحب شیخوپورہ	۱	۳۴	حکیم احمد الدین صاحب 〃 〃	۱
۱۵	مولوی فضل الدین صاحب آگرہ	×	۳۵	مولوی عبدالرحمٰن صاحب ہزارہ	×
۱۶	مولوی منظور احمد صاحب نگلہ گھنو ضلع ایٹہ۔	×	۳۶	مولوی عبدالعزیز صاحب جھیچھرہ ضلع گورداسپور	۷
۱۷	صاحبزادہ محمد طیب صاحب سرائے نورنگ	×	۳۷	مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مقامی تبلیغ	۵
۱۸	مولوی عبدالواحد صاحب سری نگر کشمیر	۱	۳۸	مولوی عبدالکریم صاحب مقامی تبلیغ	×
۱۹	مولوی بشیر احمد صاحب ساندھن	×	۳۹	مولوی محمد منشی خانصاحب 〃 〃	۴
۲۰	مولوی سید احمد علی صاحب	×	۴۰	چوہدری محمد خانصاحب 〃 〃	۴
			۴۱	چوہدری نبی بخش صاحب 〃 〃	×
			۴۲	احمدیہ دار التبلیغ مکیریاں	۱

ایک مخلص احمدی خاندان کے شہید بچے

جماعت کی روز افزوں ترقی کے ساتھ ساتھ اس کی تربیت ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اسی لئے سیدنا و امامنا المصلح الموعود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی۔ یہ تحریک نوجوانوں اور بچوں میں فرائض احساس و بیداری پیدا کرنے اور خدمت دین کے لئے والہانہ جوش پیدا کرنے میں جس قدر کامیاب ہوئی ہے۔ اس کی مثال ایک تازہ واقعہ کے ذریعہ دی جا سکتی ہے۔ جو ہمارے خاندان کے تین بچوں کے دریائے راوی میں جان بحق ہونے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ واقعہ "الفضل" میں درج ہو چکا ہے۔ تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں۔ مختصر یہ کہ خدام الاحمدیہ لاہور کے سہ ماہی ٹرپ کے سلسلہ میں دریائے راوی میں Boating کرتے ہوئے کشتی ڈگمگانے کی وجہ سے ہمارا ایک ہونہار بچہ منیر احمد بعمر چھ سال دریا میں گر گیا۔ اسے بچانے کے لئے عزیزان حبیب عبد الواحد (عمر ۱۴ سال) اور عطاء الرحمن (عمر پونے چودہ سال) نے چھلانگیں لگا دیں۔ بعد میں کشتی زیادہ ڈگمگائی۔ اور باقی بچے بھی پانی میں گر گئے۔ مگر اول الذکر تینوں کے سوا تمام بچا لئے گئے۔ چھوٹے بچہ کی خاطر بڑے بھائی کا چھلانگ لگانا فی ذاتہ ایسا فعل ہے۔ کہ اسکی جرأت و مردانگی اور قربانی کی روح پر صداقت دلالت کرتا ہے۔ انسان کے اخلاق کا پتہ اسی وقت لگتا ہے۔ جب وہ کسی آزمائش کے مرحلہ میں سے گزرے۔ اور اسے جان جوکھوں میں ڈالنی پڑے۔ ہم اپنے اس بچے پر نازاں ہیں۔ کہ یہ آزمائش میں پورا اترا۔ اور بھائی کو بچانے کے لئے اس نے اپنی جان انتہائی خطرہ میں ڈال دی۔ حتیٰ کہ جان دے دی۔ احمدیت خدام و اطفال سے یہ چاہتی ہے۔ کہ اپنوں اور دوسروں کی بہتری اور بھلائی کے لئے اپنے نفوس کی انتہائی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ شہید عبد الواحد کی وفات احمدیت کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کی ایک روشن مثال ہے۔ یہ فعل محض وقتی جذبہ کے ماتحت سرزد نہیں ہوا۔ بلکہ ان بچوں کی سیرت ہمیں بتاتی ہے۔ کہ تربیت کے اثر کے ماتحت یہ بچے ہر طرح کی نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ حتیٰ کہ استبقوا الخیرات کا مطمح نظر انہیں اس بلند مقام پر لے گیا کہ انہوں نے ایک جان بچانے کی خاطر اپنی جان دینے سے گریز نہ کیا۔ چنانچہ ان بچوں کے اقرباء کے علاوہ ان کے اساتذہ، دوست، سکول والے اور محلہ والے اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ ایسے ہونہار۔ نیک۔ فرمانبردار۔ نماز سے از خود رغبت رکھنے والے پاکیزہ عادات و پاکیزہ مذاق کے مالک۔ خدمت خلق اور خدمت دین میں بڑھ کر حصہ لینے والے بچے بہت کم نظر آئے ہیں۔ صرف ایک امر یعنی تبلیغ احمدیت میں تو ان کے اخلاق کی تصویر ہمارے سامنے کھنچ جاتی ہے۔ ان بچوں کی عادت تھی۔ کہ جیب خرچ سے پیسے جمع کر کے ٹریکٹس لیتے اور دستی یا بذریعہ ڈاک تقسیم کرتے۔ گرمیوں کی چھٹیاں بالعموم سیر و تفریح کے لئے صرف کی جاتی ہیں۔ ہمارے یہ بچے امسال دہلی گئے۔ وہاں ان کا بڑا شغل یہ تھا۔ کہ ٹریکٹس کے ذریعہ تبلیغ کرتے۔ یہ عمر اور یہ انہماک احمدی بچوں کے سوا کہیں اسکی مثال مل سکتی ہے؟

ہمیں نہایت کثرت سے جماعتہائے احمدیہ اور دور و نزدیک کے خدام الاحمدیہ۔ مرکزی خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ۔ خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سلسلہ کے بزرگان عظام۔ احباب و اقارب کی طرف سے سینکڑوں کی تعداد میں ہمدردی اور تعزیت کے خطوط اور ریزولیوشنز موصول ہوئے ہیں۔ میں اپنے خاندان کی طرف سے جماعتوں اور احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ قرآن مجید کا یہ فرمانا اس زمانہ میں ہمارے متعلق ہی ہے۔ فاصبحتم بنعمتہ اخواناً۔ یہ اخوت احمدیت کا کرشمہ ہے۔

(راقم محمد عبداللہ بی۔ایس۔سی (انجینئرنگ) قصر زندگی)

ضرورت کلرک

دفتر تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار انٹرنس پاس ہو۔ تنخواہ -/۳۰ روپے ماہوار۔ اس کے علاوہ -/۸/۹ روپیہ قحط الاؤنس۔ درخواستیں بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج آنی چاہئیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۱۵۴: منکہ سیدہ نظیرہ بانو زوجہ سید محمد احمد صاحب باہری قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ماہ نبوت سنہ ۱۳۴۴ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں جائیداد موجودہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپیہ۔ زیورات طلائی وزنی کل دس ماشہ۔ قیمتی ۶۵ روپے۔ زیور نقرئی وزنی پندرہ تولہ۔ قیمتی ۱۵ روپے۔ کل جائیداد مع مہر ۵۸۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز آئندہ اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سیدہ نظیرہ بانو گواہ شد۔ مبارک علی شاہ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ لدھیانہ۔ گواہ شد۔ سید محمد احمد باہری خاوند موصیہ ملازم فوج۔

نمبر ۹۳۳۷: منکہ حاکم الدین ولد روڑے خان۔ قوم کھیلرداں راجپوت۔ پیشہ زمینداری عمر ۶۸ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن رائے پور ڈاکخانہ خانپور سیداں ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ آٹھ گھماؤں زمین جس کی قیمت ۳۸۰۰ روپے ہے۔ اور دو بھینسیں قیمتی ۱۴۰ روپے ہے۔ ایک مکان قیمتی ۲۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد حاکم الدین۔ گواہ شد غلام نبی سکنہ رائے پور۔ گواہ شد غلام حسین چک ۹۸ شمالی ۱۲/۵/۲۵۔ الراقم عبدالمالک سکنہ مہری پور ضلع سیالکوٹ ۱۲/۵/۲۵۔

نمبر ۸۳۱۳: منکہ شریف احمد۔ ولد میاں محمد شریف۔ قوم مغل پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ ماہوار آمد مبلغ ۱۴۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ شریف احمد۔ گواہ شد مرزا بشیر احمد۔ گواہ شد رشید احمد ملک۔

نمبر ۹۰۰۹: زینب بی بی بیوہ چوہدری رحمت اللہ صاحب۔ قوم رانگھا عمر ۶۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن شیخ پور چک ۷۸ جنوبی ڈاکخانہ بھاگٹاں والا۔ ضلع سرگودھا۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۲۵ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر اپنے خاوند سے وصول پاکر خرچ چکی ہوں۔ میرے لڑکے نے مجھے ۲۰۰ روپیہ عطیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور اقرار کرتا ہے کہ میں اپنی والدہ کی زندگی میں ہی ادا کردوں گا۔ مذکورہ بالا ۲۰۰ روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس پر بھی ۱/۵ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ زینب بی بی بیوہ چوہدری رحمت اللہ مرحوم۔ ساکن شیخ پور چک ۷۸ جنوبی سرگودھا۔ گواہ شد چوہدری محمد عبداللہ پسر موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا کاتب الحروف۔

نمبر ۹۰۲۶: منکہ مبارکہ بیگم بنت چوہدری ثناء اللہ صاحب قوم جٹ وڑائچ عمر ۱۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک ۷۸ جنوبی شیخ پور۔ ڈاکخانہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۲۵ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ جائیداد حسب ذیل ہے۔ نقد ۱۰۰ روپیہ ہے۔ زیور طلائی وزنی چار تولہ قیمتی ۲۴۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد مبارکہ بیگم بنت چوہدری ثناء اللہ صاحب چک ۷۸ جنوبی۔ ضلع سرگودھا۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد چوہدری ثناء اللہ والد موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد چوہدری ناصر احمد چک ۷۸ جنوبی۔

نمبر ۹۰۰۷: منکہ رشیدہ بیگم۔ زوجہ چوہدری ثناء اللہ صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۷۸ جنوبی۔ ڈاکخانہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزنی چھ تولے قیمتی ۳۶۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اور جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ رشیدہ بیگم اہلیہ چوہدری ثناء اللہ صاحب چک ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد۔ چوہدری ثناء اللہ خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ مولوی محمد عبداللہ امام الصلوٰۃ جماعت چک ۷۸ جنوبی۔

نمبر ۸۱۰۴: منکہ مسمی محمد حسین ولد محمد بخش قوم راجپوت پیشہ زرگری۔ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن عہدی پور ڈاکخانہ مدد ملہی ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان پختہ پیمائشی تخمیناً چھ مرلہ اڑھائی منزلہ واقع لاہور شہر بیرون موچی دروازہ محلہ شاہ کنٹھ گوالمنڈی میں جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۸۰۰ روپیہ ہے۔ (۲) نیز اراضی ۹ کنال جس کی موجودہ قیمت ۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ جس کا ۱/۳ حصہ ۵۰۱ ہوتا ہے۔ اراضی ہذا تحصیل نارووال موضع عہدی پور ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے (۳) ایک دوکان واقع قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ بشراکت برادر اللہ دتہ یعنی ۱/۲ حصہ کا میں مالک ہوں جس کی موجودہ قیمت ۸۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۲ حصہ کا میں مالک ہوں۔ لاہور میں جو مکان ہے وہ بلا شراکت غیری ہے۔ جو کل جائیداد ۱۷۵۰ روپے کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس پر اور جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور مندرجہ بالا جائیداد پہلے وقف ہو چکی ہے۔ العبد محمد حسین ساکن عہدی پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ گواہ شد۔ محمد امین حوالدار کلرک سیکرٹری جماعت احمدیہ عہدی پور۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۳۷۳۳: منکہ ثناء اللہ ولد محمد رمضان صاحب قوم موچی۔ پیشہ بوٹ میکر۔ عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن بسی۔ ڈاکخانہ پھلورہ۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۲۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک کوٹھڑی اور نصف دالان خام بمعہ صحن واقعہ موضع بسی ہے۔ جس کی قیمت ۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۱۲/۸/- ہے۔ جس کا دسواں حصہ ماہوار شروع اگست سے دینا شروع کروں گا۔ العبد: ثناء اللہ۔ گواہ شد: غلام رسول محاسب انجمن احمدیہ جانگر یا۔ گواہ شد: مستری نظام الدین۔

نمبر ۹۱۴۷: منکہ علی بخش ولد میاں رکن دین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن پائل (حال لدھیانہ) ڈاکخانہ پائل ضلع بسی ریاست پٹیالہ۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک قطعہ مکان خام جو موضع پائل میں واقعہ ہے۔ جس کی موجودہ قیمت یکصد روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر کوئی اور جائیداد اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ میرا گذارہ بچوں کی آمد پر ہے۔ العبد: علی بخش محلہ ملز گنج لودھیانہ۔ گواہ شد بشیر احمد پسر موصی مذکور۔ گواہ شد۔ مبارک علی شاہ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ لدھیانہ۔

نمبر ۹۱۳۵: منکہ میاں امام الدین ولد میاں شیر محمد صاحب قوم کشمیری۔ پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن قلعہ سنگھیاں۔ ڈاکخانہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جایداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۱۳ کیلہ ملکیت واقع موضع قلعہ سنگیاں قیمت خرید ۱۳۶۰ روپے بغیر شراکت غیری ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اراضی تعدادی ۲ کنال محلہ دارالسعت قیمت خرید ۵۰۰ روپے ہے۔ ہر دو جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ میاں امام الدین ولد بشیر محمد۔ قلعہ سنگیاں ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری عزیز اللہ بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل وزیرآباد۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۱۲۴۔ منکہ ناصر احمد کیڈٹ ولد چوہدری قاسم خان صاحب مرحوم موصی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اراضی اندازاً دس کنال اور اندازاً ۴۰ کنال بمع بنجر واقع کوٹلی تھوہلی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں بلا شراکت غیری ہے۔ اور نیز اس کے سوا مبلغ ۹۷ روپے ماہوار تنخواہ جس پر میرا گذارہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ ناصر احمد کیڈٹ ۳۳۱ 45, Coy R.I.A.S.C. (C.T.) Rawal-pindi. Saughar Lines

گواہ شد:۔ سید محمد نمبردار۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۶۹۳۔ منکہ خواجہ ابوالخیر محب اللہ ولد خواجہ محمد عبد المنان صاحب قوم شیخ پیشہ واقف زندگی عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۲۳ء ساکن موضع چہرو کہیہ ڈاک خانہ رام پور بازار ضلع کمرلہ۔ صوبہ بنگال حال

مقیم قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ چھ کنال باغ چھالیہ کے جو خراب حالت میں ہے۔ جس میں ہم تین بھائی شریک ہیں۔ میرا حصہ اس میں ۲ کنال ہے۔ جس کی قیمت موجودہ دو سو روپیہ بحالت موجودہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار الاؤنس پر ہے۔ جو دفتر تحریک جدید سے مبلغ ۲۸ روپے بمع الاؤنس ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ خواجہ ابوالخیر محب اللہ دارالواقفین قادیان دارالانوار۔ گواہ شد:۔ رشید احمد چغتائی موصی ۵۸۸۵ گواہ شد:۔ سید سفیر الدین بشیر احمد واقف زندگی۔

نمبر ۸۲۹۰۔ منکہ حسن محمد ولد چوہدری کرم الدین صاحب قوم جٹ گگ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بھوئیوال ڈاک خانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اراضی تعدادی پانچ گھماؤں ہے۔ اور ایک مکان جس کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں نے کوئی اور جائیداد پیدا کی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ حسن محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چوہدری الہ دین پسر موصی۔ گواہ شد:۔ خورشید انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۰۰۳۔ منکہ بخت سوائی زوجہ اللہ دتا صاحب قوم ارائیں عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن خوشاب۔ محلہ احمدیانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر ۲۵ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ چاندی ۲۰ تولہ سونا ۱ ۱/۲ تولہ ہے۔ جن کی مجموعی قیمت ۱۱۰ روپے ہوتی ہے۔ کل ۱۳۵ روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

العبد:۔ بخت سوائی موصیہ۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ اللہ دتا خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد چوہدری۔ انسپکٹر وصایا۔

۔ ـــ ۔ ـــ ۔ ـــ ۔ ـــ ۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز ملک سعادت احمد صاحب کا نکاح ۲۹ دسمبر ۱۹۴۵ء کو عزیزہ نصرت جہاں بیگم بنت چوہدری محبوب عالم صاحب پروپرائیٹر راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بابرکت اور نیک ثمرات کا حامل بنا دے۔

ملک مولا بخش پنشنر محلہ دارالفضل قادیان ۳ جنوری ۱۹۴۶ء

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۸ جنوری۔ اتحادی ممالک کی جنرل اسمبلی کی سب تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ جمعرات کو اجلاس شروع ہو جائیگا۔

جدہ ۸ جنوری۔ سلطان ابن سعود کل جدہ سے مصر روانہ ہو گئے۔ آپ دو ہفتہ تک شاہ فاروق کے مہمان رہیں گے۔

الٰہ آباد ۸ جنوری۔ کل مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں صوبائی لیجسلیٹو اسمبلی کے ٹکٹ دینے کے لئے ۵۰ امیدواروں سے انٹرویو کیا گیا۔

دہلی ۸ جنوری۔ آج برطانوی پارلیمانی وفد کے ایک ممبر نے مسٹر جناح سے ابتدائی گفتگو کی۔ جمعرات کو باقاعدہ طور پر ان کی کوٹھی پر ملاقات ہوگی۔ یہ وفد کل آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر آصف علی سے ملاقات کرے گا۔

دہلی ۸ جنوری۔ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے نواب صدیق علی خان صاحب کو سندھ کے صوبائی الیکشن کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے وہاں بھیجا ہے۔

دہلی ۸ جنوری۔ آسٹریلیا کی لیبر پارٹی کی ایک عورت ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آسٹریلیا کے لوگ ہندوستان کے معاملات سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ ہندوستان کا امن ولینڈ سے پورا پورا وابستہ ہو جائے۔ آپ نے آل انڈیا وومنز کانفرنس میں بھی شرکت کی تھی۔ ہندوستان کی عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کی عورتیں دنیا کے معاملات کو نہایت اچھی طرح سے سمجھتی ہیں۔ اور ان میں جو آزادی کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ وہ نہایت ہی خوشکن ہے۔

ناگپور ۸ جنوری۔ سر اردیشر دلال نے جو ان دنوں صوبہ آسام کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل شیلانگ میں بڑے بڑے افسروں سے ملاقات کی۔ کل ایک جلسہ بھی منعقد ہوا۔ جس میں سر محمد سعد اللہ صاحب وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آسام فوجی لحاظ سے بہت اہم ہے۔ حکومت ہند کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔ تاکہ اس کے قدرتی وسائل سے پورا فائدہ اٹھایا جاسکے۔

ناگپور ۸ جنوری۔ سب سے پہلے آسام میں لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات شروع ہونے والے ہیں۔ کل پولنگ شروع ہو جائے گا۔ ۱۳ کانگرسی امیدوار اور ایک مسلم لیگی امیدوار بلامقابلہ کامیاب ہو گیا ہے۔

بیت المقدس ۷ جنوری۔ عرب لیگ کے فیصلے کے مطابق فلسطین عرب آفس کو آئندہ صرف عرب آفس کہا جائیگا۔

لنڈن ۷ جنوری۔ ۱۹۴۱ء میں ہیس کی آمد کے سلسلے میں برطانیہ اور جرمنی میں صلح کی مبینہ گفت و شنید کے متعلق جو انکشافات ہوئے ہیں۔ ان کے نتائج بہت دور رس اور سنسنی خیز ہوں گے۔ ترقی پسند عناصر اس بات سے بہت برافروختہ ہیں۔ کہ برطانیہ کے بعض مؤثر اور خطاب یافتہ شخصیتیں جن میں بعض کا تعلق شاہی خاندان سے ہے۔ ہٹلر گروہ سے رابطہ رکھتے تھے۔ اس سلسلے میں اتحادیوں کی خفیہ پولیس نے جن کاغذات پر قبضہ کیا ہے۔ ان کے مضمون سے دنیا کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن ناموں کو خفیہ رکھا گیا ہے۔ برطانوی دفتر خارجہ کو ان ناموں کا علم ہے۔ لیکن ان ناموں کی اشاعت سے انکار کر دیا گیا ہے۔

برطانوی دفتر خارجہ کے لئے یہ امر بھی پریشانی کا موجب ہے۔ کہ روس کو بھی ان ناموں کا علم ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ ان ناموں کو شائع کر دے۔

بیت المقدس ۷ جنوری۔ یہ مشہور ہوا ہے۔ کہ فلسطین کے برطانوی ہائی کمشنر نے عرب مجلس عالیہ کو پندرہ سو یہودیوں کی ماہوار آمد کو تسلیم کرنے کے لئے کہا ہے۔ اور ہائی کمشنر کا خیال ہے۔ کہ کمیٹی کی اس پر رضامندی اس کی ہمدردی انسانیت کی بناء پر ہوگی۔

لنڈن ۷ جنوری۔ ڈیوک آف ونڈسر لنڈن پہنچ گئے ہیں۔

کراچی ۷ جنوری۔ مسٹر جسٹس کھنڈانی کے کمرے میں ایک پاگل شخص نے داخل ہو کر کپڑے اتار دیئے اور ننگا ہو کر عدالت کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ازاں بعد بلند آواز میں عدالت کی طرح فیصلہ سنانے لگا۔

یوکوہاما ۷ جنوری۔ آج امریکی کمشن نے جزیرہ ہونشو کے جاپانی کمانڈر کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ ملزم کے خلاف ایک امریکی جنگی قیدی کو ہلاک کرنے اور دیگر بہت سے امریکی قیدیوں سے بدسلوکی کا الزام تھا۔

لاہور ۷ جنوری۔ پنجاب فوڈ گرینز آرڈر ۱۹۴۵ء میں ایک ترمیم کی رو سے گیہوں۔ نخود جو۔ جوار۔ باجرہ۔ مکئی۔ چاول اور ان تمام اجناس کے اجزاء کی صوبہ دہلی کو سڑک کے ذریعہ بغیر پرمٹ نقل و حرکت کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ باجرہ۔ جوار۔ نخود اور ان کے اجزاء کی صوبہ دہلی کو ریل کے ذریعے بھی بغیر پرمٹ کے ممانعت کر دی گئی ہے۔

احمد آباد ۸ جنوری۔ وائسرائے ہند لارڈ ویول آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز احمد آباد پہنچ گئے۔ گورنر بمبئی نے ہوائی میدان میں آپ کا استقبال کیا۔ اس کے بعد لیڈی ویول اور مس ویول پونہ روانہ ہو گئیں۔ اور لارڈ ویول گورنر کی معیت میں احمد آباد کے تاریخی مقامات دیکھنے چلے گئے۔

نئی دہلی ۸ جنوری برطانوی پارلیمانی وفد آج دہلی کے ملحقہ دیہات میں دورہ کرتا رہا۔

نئی دہلی ۸ جنوری۔ کل کابل لائن میں کیپٹن برہان الدین۔ صوبیدار شنگھار سنگھ اور جمعدار فتح خاں کے خلاف مقدمات کی سماعت فوجی عدالت میں شروع ہوگی۔ کیپٹن عبد الرشید کے خلاف مقدمہ کل چوتھی فوجی عدالت میں شروع ہوگا۔

بٹاویہ ۸ جنوری۔ انڈونیشنوں نے زیرین جاوا کے شہروں سے ۷۰۰ مشکوک انڈونیشین گرفتار کئے ہیں۔ جن پر ڈچ حکومت کے جاسوس ہونے کا شبہ ہے۔ ایک انڈونیشین افسر کا بیان ہے۔ کہ ڈچ حکومت نے فیصلہ کے واسطے میدان تیار کرنے کے لئے انہیں متعین کیا تھا مگر ڈچ حکومت نے اس الزام کی تردید کی ہے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ انڈونیشیا کے گورنر جنرل ڈاکٹر فان مک کج ہالینڈ سے لنڈن پہنچ گئے۔ وہ انڈونیشیا کی صورت حالات کے متعلق برطانوی افسروں سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

کلکتہ ۷ جنوری۔ گاندھی جی نے آج رات گورنر بنگال مسٹر کیسی سے گورنمنٹ ہاؤس میں چھٹی ملاقات کی۔

نئی دہلی ۷ جنوری۔ گورنمنٹ ہند نے ملایا کی برطانوی ایڈمنسٹریشن کو ملایا میں مقیم انڈین نیشنل آرمی کے افسروں اور سپاہیوں کے مقدمات کے سلسلے میں ایک مراسلہ لکھا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر ملایا کے ایڈمنسٹریشن کے سامنے تجویز پیش کی ہے کہ اگر انڈین نیشنل آرمی والوں کے خلاف مقدمات کا خیال بالکل ترک نہیں کیا جاسکتا۔ تو صرف ان ہندوستانیوں کے خلاف مقدمات چلائے جائیں۔ جو سخت بیرحمی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

انقرہ ۷ جنوری۔ ڈاکٹر سراج اوغلو نے ایک تقریر میں روس کے علاقائی مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ قارص اور اردہان میں ایک بھی آرمینین نہیں۔ لیکن آرمینین باشندے باقی علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بیشتر استنبول میں بستے ہیں۔

لنڈن ۷ جنوری۔ ایک دو دن سے ماسکو ریڈیو پر یہ باتیں کہی جارہی ہیں۔ کہ ایرانی آذربائیجان کی گورنمنٹ نے جس کا دار السلطنت تبریز ہے۔ سوویٹ روس سے درخواست کی ہے۔ کہ انسے